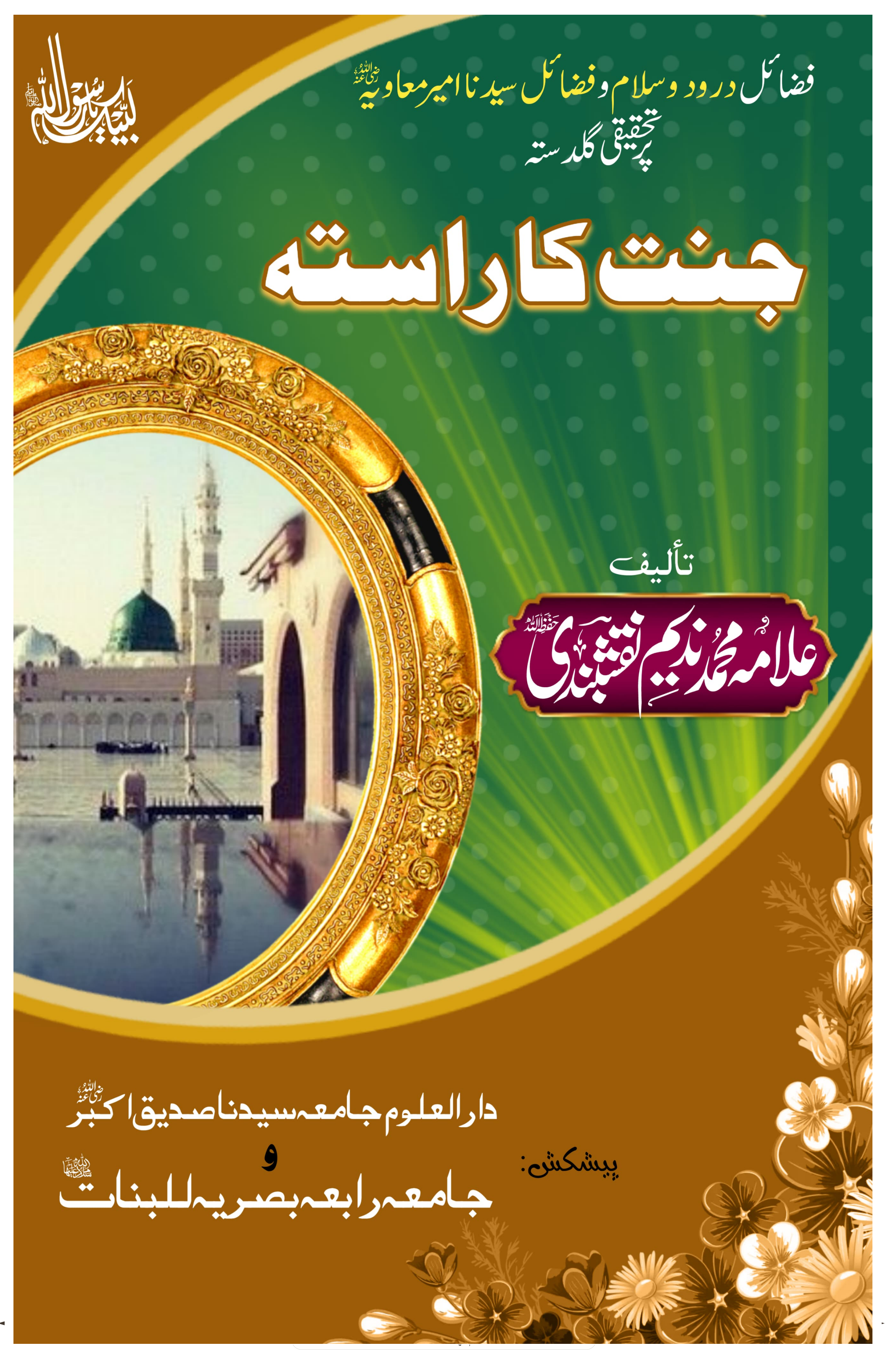

لبیک یا رسول اللہ ﷺ
فضائل درود وسلام و فضائل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
پر تحقیقی گلدستہ
جنت کا راستہ
تألیف
علامہ محمد ندیم نقشبندی حفظہ اللہ
پیشکش:
دار العلوم جامعہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
و
جامعہ رابعہ بصریہ للبنات

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	....	جنت کا راستہ
مؤلف	....	علامہ محمد ندیم نقشبندی صاحب حفظہ اللہ
نظر ثانی	....	علامہ محمد کوکب نورانی صاحب حفظہ اللہ
کمپوزنگ	....	علامہ صوفی محمد جنید اقبال رضوی
ناشر	....	جامعہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
تعداد	....	1100
صفحات	....	66
سن اشاعت	....	2023
قیمت	....	

☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆

ملنے کا پتہ:

مکتبہ قادریہ: داتا صاحب دربار لاہور

مکتبہ نعیمیہ: اردو بازار لاہور

نظامیہ کتاب گھر: اردو بازار جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

انتساب

سراپا عشق ومحبت، منبع عجز وتواضع، مرشدِ کبیر، عالم ربانی، عالم باعمل، شیخِ طریقت، واقفِ اسرارِ حقیقت
حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اقبال نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ
کے نام
جن کے روحانی فیض سے احقر کو پیشِ نظر درود وسلام پر رسالہ ترتیب دینے کی ہمت ہوئی۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆





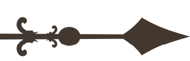
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد! اس کتابچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیثِ مبارکہ، درود پاک نہ پڑھنے والوں کے لیے وعیدیں، کچھ اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور کچھ مستند واقعات نقل کیے گے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو پڑھ کر کثرتِ درود وسلام کا جذبہ عطا فرمائے۔آمین

☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆










108	حضرت امیر معاویہ کے بارے میں انکار کرنے والوں کے متعلق سوالات	63

﴿آیتِ دُرود اور حضور ﷺ کی عظمت وشان﴾

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

بعد از نزول آیت صلوات ھر دور خار مبارک آن حضرت از غایت مسرت بر افروختہ گشت وفرمود کہ تھنیت کوید مرا کہ آیت بر من فرود آمد کہ دوستر است نزدیک من از دنیا وھر چہ دراوست

(سورۃ احزاب، پ ۲۲، آیت ۵۶ تفسیر روح البیان ج ۷، صفحہ نمبر ۲۲۳)

ترجمہ: اس آیت مبارکہ کے نازل ہونے کے بعد محبوب ربِ ذوالجلال، شہنشاہِ خوشخصال ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے نور کی کرنیں لٹانے لگا۔ اور فرمایا مجھے مبارک باد پیش کرو کیونکہ مجھے وہ آیت مبارکہ عطا کی گئی ہے جو مجھے دنیا و مافیھا سے زیادہ محبوب ہے۔ اس طرح کا مضمون حدیث میں بھی ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:
ایک دن حضور ﷺ تشریف لائے اور بشاشت چہرہ اقدس سے نمایاں تھی۔ فرمایا: میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی امت میں جو کوئی سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔

(سنن نسائی، باب التجید والصلوٰۃ۔۔، جلد3، صفحہ 44، رقم:1283)

﴿دُرود شریف پڑھنے کے بارے میں مفسرین کی آراء﴾

علامہ سُلیمان جُمَل رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ جلالین میں فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْاٰيَةُ دَلِيْلٌ عَلٰى وُجُوْبِ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ مُطْلَقًا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِوُجُوْبِ التَّكْرَارِ وَعَلَيْهِ قِيْلَ يَجِبُ ذَالِكَ كُلَّمَا جَرٰى ذِكْرُهٗ۔

(جُمل شریف جلد نمبر ۳، صفحہ ۴۵۴)

یعنی اس آیت میں وجوب مطلق ہے جو کہ تکرار کو بھی شامل ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جب بھی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو درود شریف واجب ہے۔

صاحبِ مدارک شریف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هِيَ وَاجِبَةٌ مَرَّةً عِنْدَ الطَّحَاوِيِّ وَكُلَّمَا ذُكِرَ اسْمُهٗ عِنْدَ الْكَرْخِيِّ وَهُوَ الْاِحْتِيَاطُ وَعَلَيْهِ الْجُمْهُوْرُ۔

(تفسیر نسفی، ج ۴ ص ۱۸۱)

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صلوٰۃ وسلام زندگی میں ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے اور امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک ذکر کیا جائے تو صلوٰۃ وسلام پڑھنا واجب ہے اسی میں احتیاط ہے اور یہی جمہور کا مسلک ہے۔

صاحبِ کشّاف لکھتے ہیں:

وَالَّذِيْ يَقْتَضِيْهِ الْاِحْتِيَاطُ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ عِنْدَ كُلِّ ذِكْرٍ

(تفسیر کشاف جلد ۳ ص ۵۵۸)

یعنی صلوٰۃ وسلام کے مسئلہ میں احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں:

اَلْاٰيَةُ تَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ فِي الْجُمْلَةِ۔

(تفسیر مظہری، جلد ۷، صفحہ ۳۷۵)



یعنی آیت دلالت کر رہی ہے کہ صلوٰۃ وسلام بھیجنا مسلمانوں پر واجب ہے۔
علامہ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر حسینی میں فرماتے ہیں:

فتویٰ بر آں است کہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در مجلس ھر چند تکرار باید یک نوبت درود شریف واجب است۔

(تفسیر حسینی ج ۲ ص ۱۰۴)

یعنی فتویٰ اس حکم پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اگر مجلس میں بار بار مذکور ہو ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے (یعنی عمر میں نہیں بلکہ ہر مجلس میں)۔

اُصول فقہ کے ماہر علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عِنْدَ الشَّافِعِیِّ لَیْسَ الْاُوْلٰی وَیَجِبُ فِی الثَّانِیَۃِ وَاَجَابَ عَنْہُ صَاحِبُ الْھِدَایَۃِ بِاَنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ خَارِجَۃَ الصَّلٰوۃِ وَاجِبَۃٌ اِمَّا مَرَّۃً اَوْکُلَّ مَا ذُکِرَ۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۲۸)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قعدہ اولیٰ میں درود شریف سنت ہے اور دوسرے قعدہ میں واجب، صاحبِ ہدایہ شریف نے اس کا یوں جواب دیا کہ:
نماز سے باہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف واجب ہے ایک مرتبہ یا جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو (نماز میں واجب ہونے کا سوال ہی نہیں)۔

بعض مشائخ رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا کہ ہر مجلس میں ایک بار درود پڑھنا واجب ہے یہی صحیح ہے اگر چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی بار بار پڑھا، یا سنا جائے جیسا کہ آیتِ سجدہ میں سجدۂ تلاوت کا حکم ہے یا چھینک والے کے جواب کا مسئلہ ہے اگر چہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ چھینکنے والے کا جواب واجب ہے لیکن جب وہ تین کے اوپر چھینکے تو جواب دینے والا مختار ہے چاہے جواب دے یا خاموش رہے۔

(فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان ص ۱۸۶)

مندرجہ بالا تحقیق سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف مطلق واجب ہے اور مطلق وجوب تکرار کا مقتضی بھی ہے اور اسی لیے تکرار کو جمہور کا مسلک قرار دیا گیا ہے اور یاد رہے تکرار قلت اور کثرت ہر دو کو شامل ہے لہٰذا اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام سے منع کرنا کثرتِ صلوٰۃ وسلام کے استحباب کا انکار ہے۔

﴿اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے درود پڑھنے کا معنی﴾

اللہ تعالیٰ فرشتوں کے مجمع میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرتا ہے جیسا کے بخاری شریف میں ہے۔

قَالَ اَبُو الْعَالِیَۃِ صَلٰوۃُ اللہِ ثَنَاؤُہٗ عِنْدَ الْمَلَائِکَۃِ

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، ان اللہ وملائکتہ ۔۔۔صفحہ 889، ناشر: دار الکتب العلمیہ)

درود وسلام کے بہت سارے فوائد ہیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ دل میں باکمال وتمام نقش ہوجاتی ہے درود وسلام پڑھنے کی فضیلت احادیث مبارکہ میں بہت زیادہ ہے بطور برکت چند احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں:

﴿ستّر رحمتوں کا نزول﴾

ا۔محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۴۲ھ) نے
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے سند حسن کے ساتھ حدیث مبارک نقل کی ہے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ بِھَا سَبْعِیْنَ صَلَاۃً

(سبل الھدیٰ والرشاد، جلد ۱۲، صفحہ ۴۲۴)

جس شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پڑھا اللہ جل جلالہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

﴿میری شفاعت واجب ہوگئی﴾

۲۔حضرت سیدنا رُوَیفِعُ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے یہ درود شریف پڑھا :

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ

تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 28، صفحہ 201، ناشر: مؤسسۃ الرسالہ)

﴿نماز کے بعد درود پڑھنے کی دلیل﴾

۳۔سیدنا فُضَالہ بن عُبَید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:
سید المبلغین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور پھر ان کلمات سے دعا مانگی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یعنی اے اللہ عزوجل مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اے نمازی تو نے جلدی کی

اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ
جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کر جو اس کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ پھر اس کے بعد دعا مانگ۔
راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر (فارغ) ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ

اے نمازی تو دعا مانگ قبول کی جائے گی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔
بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اگر دعا مانگنے والا قبولیت کا طالب ہے تو اس پر لازم وضروری ہے کہ دعا کے اول و آخر نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرے۔

(سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 516، رقم: 3476 مکتبہ: مصطفی البابی الحلبی مصر) (تفسیر مظہری ج ۷ ص 316)

دعا کرتے وقت درود پڑھو

۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ، حَتَّى

تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
دعا زمین و آسمان کے درمیان رُکی رہتی ہے۔ جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے رب کی بارگاہ میں نہیں پہنچتی، دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب درود پڑھا جائے تو رب کی بارگاہ میں پہنچ جاتی ہے۔

(سنن الترمذي ۲/ ۳۵۶، طبعہ شاکر) (جلاء الافہام فی فضل الصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد خیر الانام، ص ۱۱۷)

ابن کثیر نے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے۔ یہ حدیث الفاظ کے اعتبار سے موقوف ہے اور حکم کے اعتبار سے مرفوع ہے۔

(مسند الفاروق لابن کثیر، صفحہ 229)

ستر ہزار فرشتے براتی ہونگے

۵۔ سیدنا نُبیہۃ بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:
حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے لوگوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا تو سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَضْرِبُونَ

بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ

حَتّٰی إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزُفُّونَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

(مشکوٰۃ شریف، باب الکرامات، فصل الثالث)(جلاء الافہام فی فضل الصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد خیر الانام ص ۱۴۳)

ہر دن ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں حتّٰی کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پَر بچھا دیتے ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے رہتے ہیں حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں چڑھ جاتے ہیں اور ان کی مثل اور اترتے ہیں وہ بھی اسی طرح کرتے ہیں حتّٰی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زمین کھلے گی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتوں میں نکلیں گے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائیں گے۔

اس حدیث کی سند کو امام اسماعیل بن اسحاق القاضی المالکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی: ۲۸۲ھ) نے اپنی کتاب ''تحقیق فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے صفحہ ۸۲ پر نقل کیا ہے، اور ناصر الدین البانی وہابی نے اس کتاب کی تحقیق کرتے ہوئے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

شرح:

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خیال رہے کہ ہمیشہ سارے ہی فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں لیکن یہ ستر ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار دربار کی حاضری کی اجازت ہوتی ہے یہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے اسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔

یَزُفُّوْنَ بنا ہے زَفٌّ سے زَفٌّ کا معنی ہے۔ محبوب کو محبوب تک پہنچانا۔ اسی سے ہے زُفاف (یعنی رخصتی) کہ اس میں دولہا کو دلہن کے گھر تک پہنچایا جاتا ہے یعنی قیامت کے دن ڈیوٹی والے فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دولہا کی طرح اپنے جھرمٹ میں لے کر رب تعالیٰ تک پہنچائیں گے۔

(مراۃ المناجیح ج۸ ص ۲۴۸)

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، الشاہ، امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام



یوں بندگی زلف ورخ آٹھوں پہر کی ہے

(حدائق بخشش)

۶۔ ﴿ایک فرشتہ کل کائنات پر حاضر وناضر﴾

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے:

جو کوئی قیامت تک مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے اور کہتا ہے فلاں بن فلاں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا ہے۔

(تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۲۴ سورۃ احزاب آیت ۵۶ پ ۲۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت رکھنے والے کتنے خوش نصیب ہیں ان کا نام بمع ولدیت حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اس روایت سے یہ بھی پتہ چلا کہ:

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا۔

یہ اس فرشتے کی شان ہے جس کی ڈیوٹی رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر لگی ہے پوری دنیا سے درود پاک پڑھنے والے عاشقانِ رسول کی اونچی دھیمی آواز کو سن لیتا ہے تو وہ دربان فرشتہ علم غیب بھی رکھتا ہے کہ درود پاک پڑھنے والوں کا نام بمع ولدیت جانتا ہے جب دربان کی قوتِ سماعت اور علمِ غیب کا یہ عالم ہے تو پھر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوتِ سماعت اور علمِ غیب کا عالم کیا ہوگا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں کہ:

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و مُلک میں کوئی شئی نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

﴿کچھ بھول جاؤ تو درود پڑھو﴾



۷ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت ہے کہ:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْعَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ

(جلاء الافہام فی فضل الصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد خیر الانام ص ۵۰۱)

کہ جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وہ چیز تم کو درود پاک کی برکت سے یاد آجائے گی۔

اس روایت سے پتہ چلا کہ اگر حافظہ کمزور ہو تو کثرت سے درود پاک پڑھا جائے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ حافظہ مضبوط ہو جائے گا لھذا بچوں اور بچیوں کو چھوٹی عمر میں درود پاک پڑھنے کی عادت ڈالی جائے اور درود پاک پڑھنے سے دل و دماغ پاکیزہ رہیں گے حافظہ مضبوط رہے گا بچوں کو فلموں ڈراموں سے بچایا جائے۔ تاکہ بھولنے کی بیماری سے بچ سکیں۔ اللہ تعالیٰ عمل سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

﴿تمھارے غموں کو مٹا دیا جائے گا﴾

۸۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں آپ پر بہت درود پڑھتا ہوں تو درود (کا وقت) کتنا مقرر کروں فرمایا جتنا چاہو میں نے کہا چوتھا حصہ فرمایا جتنا چاہو اگر درود بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے کہا آدھا حصہ فرمایا جتنا چاہو اگر درود بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے کہا دو تہائی تو فرمایا جتنا چاہو اگر درود بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے کہا میں سارا وقت درود ہی پڑھوں گا

قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُغْفَرُلَکَ ذَنْبُکَ

فرمایا تب تو تمہارے غموں سے کفایت کی جائے گی اور تمھارے گناہوں کو مٹا دیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ ۔ا/ ۹۳ ۳) (ترمذی ۴/ ۶ ۳ ۶) (جلاء الافہام فی فضل الصلوٰۃ والسّلام علیٰ محمد خیر الانام، ص ۱۲۵)

﴿سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پڑھا ہوا درود پاک کام آگیا﴾

۹۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

قیامت والے دن حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے

آپ علیہ السلام پر دو سبز کپڑے ہوں گے اپنی اولاد میں ہر اس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنت میں جا رہا ہو گا اور اپنی اولاد میں سے اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ میں جا رہا ہو گا اسی اثناء میں حضرت آدم علیہ السلام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی کو دوزخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔ سیدنا آدم علیہ السلام پکاریں گے

یَا اَحْمَدُ یَا اَحْمَدُ

حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے لَبَّیْکَ اے ابوالبشر

حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے آپ کا یہ امتی دوزخ میں جا رہا ہے یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی چستی کیساتھ تیز تیز قدموں سے فرشتوں کے پیچھے چلیں گے اور کہیں گے اے میرے رب کے فرشتو ٹھہرو! وہ عرض کریں گے ہم مقرر کردہ فرشتے ہیں جس کام کا ہمیں اللہ جل جلالہ نے حکم دیا ہم اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔ ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افسردہ ہوں گے تو اپنی داڑھی مبارک کو بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے اے میرے پروردگار جل جلالہ کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا کہ تو مجھے میری امت کے بارے میں رسوا نہ فرمائے گا عرش سے ندا آئے گی اے فرشتو!

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور اسے لوٹا دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جھولی سے چیونٹی جتنا سفید کاغذ نکالیں گے اور اسے میزان کے دائیں پلڑے میں ڈال کر کہیں گے بسم اللہ۔ پس وہ نیکیوں والا پلڑا برائیوں والے پلڑے سے بھاری ہو جائے گا آواز آئے گی:

خوش بخت ہے، سعادت یافتہ ہو گیا اور اس کا میزان بھاری ہو گیا اسے جنت میں لے جاؤ

وہ بندہ کہے گا:

اے میرے پروردگار جل جلالہ کے فرشتو ٹھہرو میں اس بندے سے بات تو کر لوں جو اپنے رب عزوجل کے حضور بڑی کرامت رکھتا ہے۔ پھر وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کا چہرہ انور کتنا حسین ہے اور آپ کی شکل کتنی خوبصورت ہے آپ نے میری لغزشوں کو معاف فرمایا اور میرے آنسوؤں پر رحم فرمایا (آپ کون ہیں) تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں گے:

اَنَا نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَهٰذِهٖ صَلَاتُكَ الَّتِیْ كُنْتَ تُصَلِّیْ عَلَیَّ وَقَدْ وَفَّیْتُكَ اَحْوَجَ مَا تَكُوْنُ اِلَیْهَا

یعنی میں تیرا نبی ہوں اور یہ تیرا وہ درود ہے جو تو مجھ پر بھیجتا تھا اور میں نے تیری تمام حاجات پوری کر دیں جن کا تو محتاج تھا۔

(القول البدیع فی الصلٰوۃ علی الحبیب الشفیع، ص ۱۲۹)

اس لیے پیر نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک سے دیکھا نہ جائے گا

﴿وسیلہ میرا شفاعت تیری﴾

۱۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا۔
جب تم مؤذن کو اذان دیتے سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جو وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ
پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو وہ جنت میں ایک جگہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لائق ہے اور مجھے امید ہے وہ میں ہی ہوں۔

فَمَنْ سَئَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ
تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے اس کے لیے میری شفاعت لازم ہے۔

(مسلم شریف جلد ۱، باب الاذان ص ۲۴۸)

﴿حکیم الامت کا اس حدیث پر تبصرہ﴾

اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے بعض مؤذن اذان سے پہلے ہی درود شریف پڑھ لیتے ہیں، اس میں بھی حرج نہیں ان کا ماخذ یہی حدیث ہے شامی نے فرمایا کہ اقامت کے وقت درود شریف پڑھنا سنت ہے خیال رہے کہ اذان سے پہلے یا بعد میں بلند آواز سے درود شریف پڑھنا بھی جائز بلکہ ثواب ہے بلا وجہ اسے منع نہیں کہہ سکتے۔ خیال رہے کہ وسیلہ سبب اور توسُّل کو کہتے ہیں، چونکہ اس جگہ پہنچنا

رب سے قربِ خصوصی کا سبب ہے اس لیے وسیلہ فرمایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میں امید کرتا ہوں تواضع اور انکساری کے لیے ہے۔ ورنہ وہ جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نامزد ہو چکی ہے۔ ہمارا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وسیلہ کی دعا کرنا ایسا ہی ہے جیسے فقیر امیر کے دروازے پر صدا لگاتے وقت اس کی جان و مال کی دعائیں دیتا ہے تا کہ بھیک ملے ہم بھکاری ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داتا، انہیں دعائیں دینا مانگنے کھانے کا ڈھنگ ہے۔

(مراۃ المناجیح جلد ۱، صفحہ ۳۹۸)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے فزوں

اور "نا" کہنا نہیں عادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

﴿اُحُد پہاڑ جتنا ثواب﴾

۱۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً کَتَبَ اللہُ لَہٗ قِیْرَاطًا وَالْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

(بحوالہ کنز العمال، کتاب الاذکار، حدیث نمبر ۲۱۶۶)

۱۲۔ صاحب تحفۃ الاخیار رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث پاک نقل کی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ خَمْسَ مِاۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَفْتَقِرْ اَبَدًا

یعنی جو مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود پاک پڑھ لیا کرے گا وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔

(روح البیان ج ۷، تحت الایۃ، ان اللہ وملئکتہ یصلون الخ)

(درود وسلام نہ پڑھنے کی بہت سخت وعیدیں ہیں)

﴿بد بخت شخص﴾

ا۔حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

جس شخص نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اسکے روزے نہ رکھے وہ شخص بد بخت ہے۔جس شخص نے اپنے والدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ شخص بھی بد بخت ہے اور جس شخص کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا وہ بھی بد بخت ہے۔

(جلاء الافھام فی فضل الصلوٰۃ والسّلام علیٰ محمد خیر الانام ص ۸۷)

﴿لوگوں میں سے بخیل﴾

۲۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

اِنَّ اَبۡخَلَ النَّاسِ مَنۡ ذُکِرۡتُ عِنۡدَہٗ فَلَمۡ یُصَلِّ عَلَیَّ

(جلاء الافھام فی فضل الصلوٰۃ والسّلام علیٰ محمد خیر الانام ص ۴۵۷)

یعنی جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

﴿جنت کا راستہ بھول گیا﴾

۳۔حضرت سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

مَنۡ ذُکِرۡتُ عِنۡدَہٗ فَخَطِئَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خَطِئَ طَرِیۡقَ الۡجَنَّۃِ

جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پڑھنے میں کوتاہی کی وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(جلاء الافھام فی فضل الصلوٰۃ والسّلام علیٰ محمد خیر الانام ص ۱۴۰)

۴ ﴿اللہ کی لعنت﴾

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس کے پاس ایک ہرنی تھی جسے اس نے شکار کیا تھا اللہ جل جلالہ نے اس ہرنی کو قوتِ گویائی عطا فرمائی ہرنی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے چھوٹے بچے ہیں جنھیں میں دودھ پلاتی ہوں۔ اب وہ بھوکے ہوں گے اس شکاری کو حکم فرمایئے کہ یہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں اپنے بچوں کو جا کر دودھ پلاؤں، پھر میں واپس آجاؤں گی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟

ہرنی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

إِنْ لَمْ أَعُدْ فَلَعَنَنِي اللهُ كَمَنْ تُذْكَرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يُصَلِّ عَلَيْكَ

اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اس شخص کی طرح اللہ کی **لعنت** ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے یا اس آدمی کی طرح لعنت ہو جو نماز پڑھے اور دعا نہ مانگے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کو اسے آزاد کرنے کا حکم دیا اور فرمایا میں اس کا ضامن ہوں چنانچہ ہرنی دودھ پلا کر واپس آگئی، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ عزوجل سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم:

میں آپ کی امت پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے اس ہرنی کو اپنی اولاد پر شفقت ہے اور میں آپ کی امت کو آپ کی طرف ایسے لوٹاؤں گا جیسے کہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی۔

(القول البدیع ص ۱۵۳)

﴿قیامت کے دن مجھے نہ دیکھ سکے گا﴾

۵۔ ام المؤمنین سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا پس اچانک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے چہرہ انور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا حتیٰ کہ سوئی مل گئی اس پر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا چہرہ انور کتنا روشن ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ہلاکت ہو اس بندے کے لیے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون ہے جو آپ کو نہ دیکھ سکے گا فرمایا وہ بخیل ہے

عرض کی بخیل کون ہے؟

فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(القول البدیع ص ۱۵۳)

فائدہ:

غور فرمائیں کتنی سخت وعیدیں ہیں درود وسلام نہ پڑھنے پر لہٰذا اپنا اور اپنے بچوں کا وظیفہ بنالیں ان شاء اللہ عزوجل برکتیں ہوں گی، رحمتوں کی برسات ہوگی۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿اقوال مبارکہ﴾

﴿حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کا قرب﴾

اِنَّ اللہَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَوْحٰی اِلٰی مُوْسٰی علیہ السلام یَا مُوْسٰی لَوْلَا مَنْ یَّحْمَدُنِیْ مَا اَنْزَلْتُ مِنَ السَّمَآءِ قَطْرَۃً وَّلَا اَنْبَتَ مِنَ الْاَرْضِ حَبَّۃً وَّذَکَرَ اَشْیَاءَ اِلٰی اَنْ قَالَ یَا مُوْسٰی اَتُرِیْدُ اَنْ اَکُوْنَ اَقْرَبَ اِلَیْكَ مِنْ کَلَامِكَ اِلٰی لِسَانِكَ وَمِنْ سِوَاسِ قَلْبِكَ اِلٰی قَلْبِكَ وَمِنْ رُوْحِكَ اِلٰی بَدَنِكَ وَمِن نُوْرِ بَصَرِكَ اِلٰی عَیْنِكَ قَالَ نَعَمْ یَا رَبِّ قَالَ فَاَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیٍّ

(سعادۃ الدارین ص ۱۰۶)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: فرمایا اے پیارے موسیٰ اگر دنیا میں میری تعریف کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں یہاں تک فرمایا اے میرے پیارے نبی کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قرب آپ کو نصیب ہو جیسے آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قرب ہے اور جیسے آپ کے دل کے خطرات کو آپ کے دل کے ساتھ قرب ہے اور جیسا کہ آپ کی جان کو آپ کے جسم کے ساتھ قرب ہے اور جیسا کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قرب ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ہاں اے

میرے پیارے رب، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

﴿درود پاک قیامت کی گرمی سے بچائے گا﴾

۲۔ اَوۡحٰی اللہُ اِلٰی مُوۡسٰی عَلَیۡہِ السَّلَامُ یَا مُوۡسٰی اَتُحِبُّ اَنۡ لَّا یَنَالَکَ مِنۡ عَطۡشِ یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ قَالَ اِلٰھِیۡ

نَعَمۡ قَالَ فَاَکۡثِرۡ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(سعادۃ الدارین ص ۱۰۵)

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اے پیارے موسیٰ کیا آپ چاہتے ہیں آپ کو قیامت کے دن کی پیاس نہ لگے؟ عرض کی ہاں یا اللہ عزوجل تو ارشاد فرمایا اے پیارے موسیٰ علیہ السلام میرے حبیب ﷺ پر درود کی کثرت کرو۔

﴿حق مَہر میں درود وسلام﴾

۳۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام نامی اسمِ گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کی یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے فرمایا اس نام والا پیارا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا وہ میرے نزدیک تجھ سے بھی زیادہ مکرم ہے۔ اے پیارے آدم! اگر میرا حبیب جس کا یہ نام مبارک ہے نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوّا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسمِ اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ یہ کون ہے؟ فرمایا یہ حوّا ہے عرض کی یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کردے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پہلے اس کا مہر دو۔

قَالَ یَا رَبِّ مَا مَھۡرُھَا قَالَ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ ھٰذَا الۡاِسۡمِ عَشۡرَ مَرَّاتٍ قَالَ یَا رَبِّ اِنۡ فَعَلۡتُ اَتُزَوِّجُنِیۡھَا

قَالَ نَعَمۡ فَصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ عَشۡرَ مَرَّاتٍ فَکَانَ الۡمَھۡرَ

عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے فرمایا جو عرش پر نامِ نامی لکھا ہے اس نام والے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس مرتبہ درود پاک پڑھ! عرض کی! یا اللہ اگر میں درود پاک پڑھوں تو حوّا کے ساتھ میرا نکاح کر دے گا فرمایا ہاں۔ تو آدم علیہ السلام نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس مرتبہ درود پاک پڑھا وہی درود پاک پڑھنا حق مہر ہو گیا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۰۶)

﴿بنی اسرائیل کا شخص اور نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

۴۔ عَنْ وَهْبٍ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ عَصَى اللهَ مِائَتَيْ سَنَةٍ ثُمَّ مَاتَ فَأَخَذُوْهُ فَأَلْقَوْهُ عَلٰى مَزْبَلَةٍ، فَأَوْحَى اللهُ إِلٰى مُوْسٰى أَنْ أَخْرِجْهُ فَصَلِّ عَلَيْهِ، قَالَ يَا رَبِّ! بَنُوْ إِسْرَائِيلَ شَهِدُوْا أَنَّهُ عَصَاكَ مِائَتَيْ سَنَةٍ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ هٰكَذَا كَانَ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ كُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرَاةَ وَنَظَرَ إِلٰى اِسْمِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ فَشَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهُ وَزَوَّجْتُهُ سَبْعِيْنَ حُوْرَاءَ

(خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۲۹)

وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی پھر وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے پکڑا کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اسے اٹھایئے اس پر نمازِ جنازہ پڑھیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب. بنی اسرائیل نے گواہی دی ہے کہ اس نے تیری دو سو سال نافرمانی کی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ معاملہ اسی طرح ہے لیکن جب کبھی وہ تورات شریف کو کھولتا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھتا تو اسے بوسہ دیتا اور اسے اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھتا اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا تو میں نے اسے یہ اجر دیا ہے میں نے اس کے سارے گناہ بخش دیے ہیں اور میں نے اس کا ستر حوروں کے ساتھ نکاح کر دیا۔

علامہ کافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو پڑھے گا صاحب لولاک کے اوپر دُرود
آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا

﴿صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے اقوالِ مبارکہ﴾

﴿تاجدارِ صداقت کا فرمان ہے﴾

قَالَ اَبُوْبَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْحَقُ لِلْخَطَایَا مِنَ الْمَاءِ

لِلنَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ وَحُبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَفْضَلُ مِنْ مَھْجِ

الْاَنْفُسِ۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو اس قدر جلدی مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنا جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۰۶)

﴿صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے چومے﴾

و در محیط آوردہ کہ پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بمسجد در آمد و نزدیک ستون بنشت و ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ در برابر آن حضرت نشستہ بود بلال رضی اللہ عنہ وبرخاست وباذان اشتغال فرمود چون گفت اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ ھر دو ناخنِ ابھامین خود را بر ھر دو چشم خود نھادہ گفت (قرۃ عینی بک یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) چون بلال رضی اللہ عنہ فارغ شد حضرت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرمودہ کہ یا ابا بکر ھر کہ بکند چنین کہ تو کردی خدای بیامرزد کناھان جدید وقدیم اورا اکر بعمد بودہ باشد اکر بخطا

(تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۲۹ سورۃ احزاب پ ۲۲ آیت ۵۶)

محیط میں ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور مسجد کے ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھے تھے حضرت بلال اٹھے اور اذان پڑھنا

شروع کی۔ جب کہا اشھد ان محمدا رسول اللہ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ کر کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! میرا نام سن کر جو کوئی تمھاری طرح انگوٹھے چومے گا اور آنکھوں سے لگائے گا اللہ تعالیٰ اس کے نئے اور پرانے تمام گناہ بخش دے گا اگرچہ عمداً یا خطاءً کیئے ہوں۔

﴿امام حسن رضی اللہ عنہ کا قول مبارک﴾

امام محمد عبد الرحمٰن المتوفی ۹۰۲ھ امام محمد بن صالح المدنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قَالَ وَ رُوِیَ عَنِ الْفَقِیْهِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِیْدِنِ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِیْ الْفَقِیْهُ الْعَالِمُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَدِیْدِ الْحُسَیْنِیُّ أَخْبَرَنِیْ الْفَقِیْهُ الزَّاهِدُ الْبَلَالِیُّ عَنِ الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَیُقَبِّلُ إِبْهَامَیْهِ وَیَجْعَلُهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ

ترجمہ: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کہ جس نے مؤذن کو أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ کہتے ہوئے سن کر کہا مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر اپنی دونوں آنکھوں پر لگایا تو وہ شخص اندھا اور بہرا نہیں ہوگا۔

(فتاویٰ انوار عزیزیہ جلد نمبر ۱، صفحہ ۱۷۲۔ بحوالہ: المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرہ علی السنۃ للسخاوی، صفحہ نمبر ۴۴۱، تحت ح ۱۰۱۹، حرف المیم، مرکز اہلسنت برکات رضا)

﴿شہنشاہِ عدالت رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے﴾

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ۔

(جلاء الافہام فی فضل الصلوٰۃ والسّلام علیٰ محمد خیر الانام، ص ۱۱۷)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اس سے کوئی چیز نہیں چڑھتی حتیٰ کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجو۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول اپنی رائے سے نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر ہے۔ کیونکہ یہ باتیں صرف رائے سے نہیں کی جاتیں اس سے معلوم ہوا کہ درود پاک دعا کی قبولیت بلکہ بارگاہ الٰہی میں پیش ہونے کا ذریعہ ہے۔

﴿شھنشاہِ ولایت رضی اللہ عنہ کا فرمان﴾

قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عَنْہُ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِاۃَ مَرَّۃٍ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَعَہٗ نُوْرٌ لَوْقُسِّمَ ذٰلِکَ النُّوْرُ بَیْنَ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ لَوَسِعَھُمْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جس نے جمعہ کے دن سو مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ طیّبہ پر درود پاک بھیجا وہ قیامت کے دن آئے گا اس حال میں کہ اس کے ساتھ نور ہوگا۔ اگر اس نور کو ساری مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو نور کافی ہوگا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۰۶)

﴿شھنشاہِ ولایت کا دوسرا فرمان﴾

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک درخت پیدا فرمایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا، انار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے میٹھا اور مشک و کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس درخت کی شاخیں موتیوں کی تنا سونے کا اور پتے زبرجد کے ہیں اس درخت کا پھل وہی کھائے گا جو کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے گا۔

﴿جنتی درخت﴾

وَقَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ خَلَقَ اللہُ تَعَالٰی فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً ثَمَرُھَا اَکْبَرُ مِنَ التُّفَّاحِ وَاَصْغَرُ مِنَ الرُّمَّانِ

اَلْیَنُ مِنَ الزُّبَدِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسْلِ وَاَطْیَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَاَغْصَانُهَا مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطَبِ وَجُزُوْعُهَا مِنَ

الذَّهَبِ وَوَرَقُهَا مِنَ الزَبَرْجَدِ لَا یَاکُلُ مِنْهَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(الحاوی للفتاوی للسیوطی ج ا جز ثانی ص ۳۹، مکتبہ فاروقیہ پشاور پاکستان)

﴿ام المؤمنین سیدہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا فرمان﴾

قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلّٰی اللہُ عَلَیْهِ وَبِذِکْرِ عُمَرَبْنِ

الْخَطَّابِ۔

(جلاء الافہام فی فضل الصلٰوۃ والسّلام علیٰ محمد خیر الانام ص ۴۵۳)

ام المؤمنین سیدہ طیّبہ طاہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

تم اپنی مجلسوں کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ طیّبہ پر درود پاک پڑھ کر اور عمر بن الخطاب کا ذکر کر کے آراستہ کرو

﴿حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان﴾

قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رضی اللہ عَنْهُ اَلصَّلَاةُ عَلَی النَّبِیِّ هِیَ الطَّرِیْقُ اِلَی الْجَنَّةِ

(سعادۃ الدارین ص ۱۰۶)

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا یہ جنت کی طرف راستہ ہے۔

﴿حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان﴾

عَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَلصَّلَاةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلّٰی اللہُ عَلَیْهِ تُدْرِكُ الرَّجُلَ وَوَلَدَهٗ وَوَلَدَ وَلَدِهٖ۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۰۶)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا، درود پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد کو اور اسکی اولاد کی اولاد کو رنگ

دیتا ہے۔

﴿بیمار کربلا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا فرمان﴾

قَالَ عَلَامَۃُ اَھْلِ السُنَّۃِ کَثْرَۃُ الصَّلَاۃِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(سعادۃ الدارین ص۱۰۶)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:
اہلسنت و جماعت کی علامت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھنا ہے۔

﴿حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فرمان﴾

عَنْ جَعْفَرِنِ الصَّادِقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ عِنْدَ الْعَصْرِ اَھْبَطَ اللّٰہُ مَلَائِکَۃَ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ مَعَھُمْ صَحَائِفُ مِنْ فِضَّۃٍ بِاَیْدِیْھِمْ اَقْلَامٌ مِّنْ ذَھَبٍ یَکْتُبُوْنَ الصَّلَاۃَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذَالِکَ الْیَوْمِ وَتِلْکَ اللَّیْلَۃِ وَمِنَ الْغَدِ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

(سعادۃ الدارین ص۱۰۷)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:
کہ جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین کی طرف فرشتوں کا اتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا لکھتے ہیں۔

﴿امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پسند﴾

قَالَ الشَّافَعِیُّ رضی اللہ عنہ فِی الْاُمِّ اُحِبُّ اَنْ یُّکْثِرَ الْمَرْءُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ کُلِّ حَالٍ۔

(سعادۃ الدارین ص۱۰۷)

امام شافعی فرماتے ہیں:
میں پسند کرتا ہوں کہ آدمی ہر حال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا رہے۔

﴿چند مستند واقعات﴾



﴿اونٹ اور منافق﴾

ابن ملقّن رحمۃ اللہ علیہ نے حدائق میں روایت کی ہے:

ایک شخص حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک شخص کے خلاف دعویٰ کیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کیا ہے

وَاَحْضَرَ شَاهِدَيْنِ فَشَهِدَا عَلَيْهِ

اور اس نے دو گواہ حاضر کر دیے تو ان دو گواہوں نے اس بندے کے خلاف گواہی دی (یعنی کہ واقع ہی یہ چور ہے)

وَهَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهٖ

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بندے کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا۔

مدعیٰ علیہ یعنی ملزم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجیے اور اونٹ سے پوچھئے کس نے چوری کیا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اونٹ میرے بارے میں بری الذمہ ہونے کی بات کرے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ کو منگوایا اور فرمایا:

يَا بَعِيْرُ مَنْ اَنَا فَقَالَ الْبَعِيْرُ بِلِسَانٍ فَصِيْحٍ

اے اونٹ میں کون ہوں: تو اونٹ نے بڑی فصیح و بلیغ زبان میں عرض کیا:

اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ حَقًّا حَقًّا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ کے برحق سچے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ملزم کے ہاتھ نہ کاٹیں

فَاِنَّ مُدَّعِيَهٗ مُنَافِقٌ وَالشَّاهِدَيْنِ مُنَافِقَانِ

کیونکہ دعویٰ کرنے والا اور گواہ سب منافق ہیں دعویٰ کرنے والے اور گواہوں نے اس شخص کے ہاتھ کاٹنے پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ سے عناد و عداوت کی وجہ سے باہم اتفاق کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کس عمل کی وجہ سے تجھے ہاتھ کٹنے سے بچا لیا؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس

کوئی بڑا عمل نہیں سوائے اسکے کہ

لَا اَقُوْمُ وَلَا اَقْعُدُ اِلَّا اُصَلِّی عَلَیْكَ

میں اٹھتے بیٹھتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس پر ہمیشگی اختیار کرو کہ بیشک اللہ تعالیٰ تجھے جہنم کی آگ سے بچائے گا۔ جس طرح تجھے اس نے دنیا میں ہاتھ کٹنے سے بچایا۔

(بحوالہ سعادۃ الدارین ص ۱۵۲)

اس روایت سے پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے سے جانور بھی بولتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں۔ یہ بھی پتہ چلا کہ انسان ہی نہیں بلکہ جانور بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرتے ہیں۔ پھر اونٹ نے اور بھی کمال کر دیا کہ دلوں کی باتیں بتا دیں کہ یہ سارے منافقین ہیں جب اونٹ دلوں کی باتیں بتا سکتا ہے تو محبوبِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل کائنات کی باتیں کیوں نہیں بتا سکتے۔ یقیناً بتا سکتے ہیں۔ اس روایت سے یہ بھی پتہ چلا کہ درود پاک پڑھنے سے جنت ملتی ہے، جہنم سے آزادی ملتی ہے، غور فرمائیں۔

پڑھنے لگا درود میں جب سے حضور پر
ہر کام میرے واسطے آسان ہو گیا

چہرے کی سیاہی جاتی رہی

امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے حکایت بیان فرمائی کہ:

میں نے حج کے موقع پر ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت زیادہ درود و سلام پڑھتے دیکھا میں نے اس سے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کا مقام ہے، وہ کہنے لگا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں، میں اپنے شہر میں تھا کہ میرے بھائی پر آخری وقت آ گیا میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا ہے یوں نظر آتا تھا کہ گھر تاریکی میں ڈوب گیا ہے اس منظر کو دیکھ کر میں غمگین ہو گیا اسی دوران ایک شخص گھر میں داخل ہوا وہ میرے بھائی کے پاس آیا

وَوَجْهُ الرَّجُلِ كَاَنَّهُ السِّرَاجُ الْمُضِیُّ
اس شخص کا چہرہ چراغ کی طرح جگمگا رہا تھا

فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِ اَخِیْ مَسَحَهُ بِیَدِهٖ

اس نے میرے بھائی کے چہرے سے کپڑا کھولا اور چہرے پر ہاتھ پھیرا پس وہ سیاہی جاتی رہی اور اس کا چہرہ چاند کے چمکنے کی طرح چمکنے لگا، جب میں نے دیکھا میری خوشی کی انتہا نہ رہی میں نے اس شخص سے کہا

جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اس پر جو تو نے کیا آپ کون ہیں؟ اس نے کہا

اَنَا مَلَكٌ بِمَنْ يُّصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْعَلُ بِهٖ هٰكَذَا

میں فرشتہ ہوں جس کو اسی کام پر مقرر کیا گیا ہے کہ جو کوئی نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھے اسی طرح اس کے کام آؤں۔

وَقَدْ كَانَ اَخُوْكَ يُكْثِرُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تیرا بھائی نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا اور یہ اس کے لیے آزمائش تھی کہ اسے چہرہ سیاہ کرنے کے ساتھ سزا دی گئی پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی برکت سے اسکی دستگیری کی کہ اسکی سیاہی ختم فرما کر اسے چمکا دیا۔

(سعادۃ الدارین ص153)

حضرت سفیان ثوری کی حکایت

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی حکایت نقل ہے۔

فرماتے ہیں کہ میں حج کے ارکان ادا کر رہا تھا کہ میری نظر ایک ایسے نوجوان پر پڑی

لَا يَرْفَعُ قَدَمًا وَلَا يَضَعُ اُخْرٰى اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

جو ایک ایک قدم اٹھاتے اور رکھتے وقت یہ پڑھ رہا تھا میں نے اسے کہا: کیا دانستہ ایسے کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا ہاں پھر وہ نوجوان مجھ سے کہنے لگا تم کون ہو؟

میں نے کہا میں سفیان ثوری ہوں۔

اس نے کہا کیا آپ عراقی ہو؟

میں نے کہا جی ہاں۔

اس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے؟



میں نے ہاں میں جواب دیا۔
کہا اس کی معرفت کیسے ہوئی؟
میں نے کہا اس طرح کے وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا اور رحمِ مادر میں بچے کی تصویر بناتا ہے۔ کہا اے سفیان تو نے اللہ تعالیٰ کی معرفت جیسے اس کا حق تھا حاصل نہ کی۔ میں نے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ کی معرفت کیسے حاصل ہوئی؟ کہا نیتوں اور پختہ ارادوں کے ٹوٹنے سے۔ میں نے ایک کام کی نیت کی پھر وہ ٹوٹ گئی عزم کیا پھر وہ ٹوٹ گیا پس میں سمجھ گیا کہ میرا کوئی رب ہے جو مجھے اپنی تدبیر پر چلا رہا ہے۔ کہا پھر میں نے سوال کیا تمہارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنا کیسا ہے؟ کہا میں اپنی والدہ کے ہمراہ حج کے لیے نکلا اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے بیت اللہ شریف کے اندداخل کرو میں نے اسے اندر داخل کر دیا وہ گر پڑی اور اس کے پیٹ پر ورم آ گیا اور چہرہ سیاہ ہو گیا کہا کہ میں اس کے پاس پریشان ہو کر بیٹھ گیا میں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کی الٰہی جو کوئی تیرے گھر میں داخل ہوا سے ایسا ہی کرتا ہے؟ کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک تہامہ کی طرف سے بادل اٹھا ایک سفید پوش بزرگ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے انہوں نے اپنا ہاتھ میری والدہ کے چہرے پر پھیرا وہ چمکنے لگا۔ پھر پیٹ پر ہاتھ پھیرا وہ بھی نورانی ہو گیا بیماری سے سکون آ گیا پھر وہ چلنے لگے۔

فَتَعَلَّقْتُ بِثَوْبِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ الَّذِیْ فَرَّجْتَ عَنِّیْ قَالَ اَنَا نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَرْفَعُ قَدَمًا وَلَا تَضَعُ اُخْرٰی اِلَّا وَاَنْتَ تُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

میں ان کے کپڑوں سے لپٹ گیا اور میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہ آپ نے میری ساری پریشانی دور فرما دی فرمایا میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں جس پر تو درود و سلام بھیجا کرتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے کوئی وصیت فرمائیں فرمایا جو قدم اٹھاؤ اور جو قدم رکھو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھو۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۵۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرامت

ایک دفعہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس ایک سائل نے آ کر سوال کیا انہوں نے ازراہِ مذاق کہا وہ علی کھڑا ہے، وہ امیر آدمی ہے اسکے پاس جاؤ وہ تمہیں بہت کچھ دے گا حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت خود تہی

دست تھے سائل آپ کے پاس آیا اور آتے ہی سوال کیا آپ اپنی مومنانہ فراست سے بھانپ گئے کہ یہ یہودیوں کی شرارت ہے چنانچہ آپ نے دس بار درودِ پاک پڑھ کر سائل کے ہاتھ پر دم کر دیا اور فرمایا اس مٹھی کو یہودیوں کے پاس جا کر کھولنا جب یہودیوں کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا کیا دیا ہے اس پر اس سائل نے ان کے سامنے ہتھیلی کھولی تو وہ اس میں دس اشرفیاں موجود دیکھ کر دم بخود رہ گئے اور کئی ایک یہودی آپ رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

(راحت القلوب ص ۸۸)

﴿ابوالبشر اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم﴾

جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور پاک آدم علیہ السلام کی پیشانی میں چمکا تھا جسے فرشتوں نے دیکھ کر صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عالمِ دنیا میں تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا:

هٰذَا هُوَالَّذِیْ كُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَنُوْرٌفِیْ جَبِيْنِ آدَمَ فَصَلُّوْعَلَيْهِ وَهُوَمَوْجُوْدٌبِالْفِعْلِ فِیْ

الْعَالَمِ

یہ وہی نور ہے جو تم نے آدم علیہ السلام کی پیشانی میں دیکھا تھا اس پر تم نے درود شریف پڑھا تھا اس معنی پر وہ ہر عالم میں موجود بالفعل رہے اسی لیے تم نے ان پر درود شریف پڑھا۔

مَنْ صَلّٰى وَاحِدَةً اَمَرَاللهُ حَافِظَهُ اَنْ لَّايَكْتُبَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ۔

(تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۲۴ سورۃ احزاب آیت ۵۶)

جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ نگران فرشتے کو فرماتا ہے کہ تین دن تک اس کے گناہ نہ لکھنا۔

﴿درود پاک کی برکت سے قبرستان والوں کی مغفرت﴾

ایک عورت نے اپنے لڑکے کو اس کی موت کے بعد خواب میں دیکھا اسے عذاب ہو رہا ہے اس سے سخت غمگین ہوئی پھر دیکھا اس کے بیٹے کو نور و رحمت سے نوازا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ پوچھی تو بیٹے نے کہا

فَقَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالْمَقْبَرَةِ فَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْدٰى ثَوَابَهَا لِلْاَمْوَاتِ فَجَعَلَ نَصِيْبِيْ

مِنْ ذَالِكَ الْمَغْفِرَةِ فَغَفَرَلِيْ

کہ قبرستان سے کوئی شخص گزرا ہے جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب قبرستان والواں کو بخشا ہے اس سے مجھے یہ حصہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔

(تفسیر روح البیان ج 7 ص ۲۲۴)

﴿دلائل الخیرات لکھنے کا سبب﴾

ایک دفعہ حضرت شیخ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ

نماز کے وقت وضو کرنے کیلئے کھڑے ہوئے تھے لیکن ان کے پاس کنویں سے پانی نکالنے کے لیے کوئی چیز موجود نہیں تھی اسی دوران بلند مکان سے ایک لڑکی نے دیکھ لیا اور پوچھا آپ کون ہیں تو آپ نے اسے بتایا میں محمد بن سلیمان الجزولی ہوں وہ کہنے لگی آپ ہی وہ بزرگ ہیں جن کی شہرت کے ڈھنکے بج رہے ہیں اور آپ حیران کھڑے ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے نکالیں؟

وَبَصَقَتْ فِي الْبِئْرِ فَفَاضَ مَاؤُهَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ

اس بچی نے کنویں میں تھوک دیا تو پانی جوش مار کر کنویں کے منہ پر آ گیا

فَقَالَ الشَّيْخُ بَعْدَ اَنْ فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهٖ اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ بِمَ نِلْتِ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةَ فَقَالَتْ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلٰى

مَنْ كَانَ اِذَا مَشٰى فِي الْبَرِّ الْاَقْفَرِ تَعَلَّقَتِ الْوُحُوْشُ بِاَذْيَالِهٖ فَحَلَفَ عَيْنًا اَنْ يُّؤَلِّفَ كِتَابًا فِي الصَّلٰوةِ عَلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو سے فارغ ہو کر فرمایا: کہ میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تو اس مقام پر کیسے پہنچی وہ بولی اُس ذاتِ اقدس پر کثرت سے درودِ پاک کی برکت سے ہوا ہے جو ویران کھنڈروں میں چلتے تو وحشی جانور آپ کے دامن سے لپٹ جایا کرتے تھے۔

اب شیخ نے قسم کھالی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے موضوع پر ضرور کتاب لکھوں گا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۵۹)

غور فرمائیں پہلے لوگ بچوں اور بچیوں کی کس طرح تربیت فرماتے تھے بچی نے تھوک دیا پانی جوش مار کر اوپر آ گیا یہ درودِ پاک کی برکت ہے تو ہمیں بھی اپنے بچوں کو اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلانی چاہیے۔

﴿خوشبودار محفل﴾

مَا مِنْ مَجْلِسٍ يُصَلّٰى فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عُرِفَتْ لَهٗ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ حَتّٰى تَصِلَ اِلٰى عِنَانِ السَّمَاءِ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ هٰذَا مَجْلِسٌ صُلِّيَ فِيْهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس مجلس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھا جائے اس میں ایک عمدہ خوشبو محسوس کی جاتی ہے جو آسمان تک پہنچ جاتی ہے پس فرشتے کہتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے

وَكَانَ بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ اِذَا ذَكَرَ اِسْمَ اللهِ تَعَالٰى وَاِسْمَ رَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَخْرُجُ رَائِحَةٌ مِنْ صَدْرِهٖ اَذْكٰى مِنَ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ

بعض صالحین جب اللہ تعالیٰ و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے تو ان کے سینے سے ایسی خوشبو نکلتی جو کستوری اور عنبر سے بڑھ کر ہوتی۔

وَكَانَ غَيْرُهٗ اِذَا انْشَقَّ الْفَجْرُ اَدْرَكَ ذَالِكَ بِرَائِحَةٍ مِّنَ الْجَنَّةِ فَيُخْبِرُ اَصْحَابَهٗ بِانْشِقَاقِ الْفَجْرِ

(سعادۃ الدارین، صفحہ نمبر ۱۵۸)

ایک اور بزرگ صبح صادق کے وقت جنت کی خوشبو محسوس کرتے اور اسی علامت سے وہ اپنے ساتھیوں کو صبح صادق ہونے کی خبر دیتے تھے۔

علماء کرام فرماتے ہیں: اگر ہماری آنکھوں اور دلوں سے پردے اٹھ جائیں تو ہم بھی ان حالات و مشاہدات کو دیکھ سکتے ہیں لیکن مریض پر جب آفت نازل ہوتی ہے یا مصیبت پڑتی ہے تو اس کا مزاج ہی بدل جاتا ہے، اس کو جتنی کڑواہٹ محسوس ہوتی ہے وہ اس کے منہ میں ہوتی ہے پانی میں نہیں اسی طرح اسمِ اقدس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی خوشبو کو محسوس کرنے میں جو کچھ رکاوٹ ہے وہ تمہاری طرف سے ہے اور باعثِ حجاب تم خود ہو۔

﴿شکر سے زیادہ مٹھاس﴾

ایک بزرگ تھے :

اِذَا قَرَءَ کِتَابَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَجَدَ دِیْقَۃً اَحْلٰی مِنَ السَّکَرِ فَاِذَا قَطَعَ الْقِرَاءَۃَ قَطَعَ السَّکَرُ

جب قرآن پاک پڑھتے تو منہ میں شکر سے زیادہ مٹھاس محسوس کرتے اور جب تلاوتِ قرآن ختم کرتے تو منہ سے مٹھاس بھی ختم ہوجاتی۔

(سعادۃ الدارین ص،۱۵۸)

﴿علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان﴾

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے ان لوگوں میں سے کردے جنھیں اس کے ذکر اور اس کے محبوب علیہ السلام کا نام لینے سے حلاوت حاصل ہوتی ہے۔اور یہ مقام اس وقت حاصل ہوسکتا ہے جب دل صاف ہوجائے اور اسے اپنے رب کی حضوری حاصل ہوجائے اور ان آفات سے حفاظت ہوجائے جو اذکار سے مانع ہوتی ہیں، کیونکہ زکام کا مریض لذیذ چیزوں کے ذائقہ سے ناآشنا اور اندھا چمکتی دھوپ سے بے خبر ہوتا ہے۔

﴿محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا﴾

حضرت سیدنا شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام پڑھتے تھے آپ کا مرتّب کردہ مجموعہ درود جس کا نام:

دَلَائِلُ الْخَیْرَاتِ وَشَوَارِقُ الْاَنْوَارِ فِیْ ذِکْرِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ

کو پوری دنیا میں پڑھا جاتا ہے بڑے بڑے مشائخ اس کتاب مبارک کو بطورِ وظیفہ پڑھتے ہیں۔

آپ کے وصال کے ستتر (۷۷) سال بعد سلطان ابو العباس احمد مراکش میں داخل ہوا تو اس نے آپ کے جسدِ مبارک کو لے جاکر مراکش کے قبرستان ریاض الفردوس میں دفن کیا اور اس پر گنبد تعمیر کیا یہ مقبرہ آج بھی موجود ہے جب آپ کا جسدِ خاکی نکالا گیا تو طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی وصال سے پہلے آپ نے حجامت بنوائی تھی اس کا اثر بدستور موجود تھا ایک شخص نے آپ کے چہرے پر انگلی

رکھی تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور جب انگلی اٹھائی تو پھر اپنی جگہ لوٹ آیا جیسے کہ زندوں میں ہوتا ہے مراکش میں آپ کے مزارِ اقدس پر عظیم ہیبت وجلالت پائی جاتی ہے لوگ بڑی تعدا میں حاضر ہوتے ہیں اور دلائل الخیرات پڑھتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بکثرت درودوسلام پیش کرنے کی برکت سے آپ کی قبرِ انور سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔

﴿درود پاک کے شرعی احکام﴾

ا۔کسی مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے تو ذکر کرنے والے اور سننے والے پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے اور زیادہ مرتبہ پڑھنا مستحب ہے۔نماز کے قعدہ اخیرہ میں تشہد (تَ-شَ-ھُ-دْ) کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

۲۔حضور اقدس ﷺ کے تابع کر کے آپ ﷺ کی آل واصحاب اور دوسرے مؤمنین پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ ﷺ کے نام کے بعد ان کو شامل کیا جا سکتا ہے جبکہ مستقل طور پر آپ ﷺ کے علاوہ ان میں سے کسی پر بھی درود پڑھنا مکروہ ہے۔

۳۔درود میں آپ ﷺ کی آل واصحاب کا ذکر شروع سے چلتا آ رہا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر درود پاک مقبول نہیں اس لیے آپ ﷺ کے اہلِ بیت کو بھی شامل کیا جائے۔

۴۔درود پاک خدا کی طرف سے آپ ﷺ کی عزت وتکریم ہے علماء نے

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کے یہ معنی بیان کیے کہ یا رب! محمد مصطفیٰ ﷺ کو عظمت عطا فرما، دنیا میں ان کا دین بلند فرما، ان کی دعوت غالب فرما کر ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور انبیاء ومرسلین اور ملائکہ اور تمام مخلوق پر ان کی شان بلند کر کے اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اوّلین وآخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما۔

۵۔خطبے میں آپ ﷺ کا نام سن کر دل میں درود پڑھیں زبان سے سکوت فرض ہے۔

۷۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے درود پاک پڑھنے کے لیے کسی خاص وقت اور خاص حالت مثلاً کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پڑھنے کی قید نہیں لگائی چنانچہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر، جہاں چاہے جس طرح چاہے، نماز سے قبل یا بعد اسی طرح اذان سے پہلے یا بعد جب چاہے درود شریف پڑھنا جائز ہے۔

(تفسیر صراط الجنان ج ۸ ص ۸۵)

۸۔عمر میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب خواہ خود نامِ اقدس لے یا دوسرے سے سنے، اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نامِ اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی اور وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے ۔

(بہارِ شریعت ج ا حصہ سوم ص ۵۳۳)

﴿درود تاج کی فضیلت﴾

1- جو شخص عروج ماہ (یعنی چاند کی پہلی سے چودھویں تک) شب جمعہ میں بعد نماز عشاء باوضو ہو کر پاک صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ایک سوستر (170) بار اس درود کو پڑھ کر سو رہے، گیارہ شب متواتر اسی طرح کرے ان شاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گا۔

2- سحر و آسیب جن و شیطان کے دفع کے لیے اور چیچک کے لئے گیارہ (11) بار پڑھ کر دم کرے ان شاء اللہ عزوجل فائدہ ہو گا۔

3- قلب کی صفائی کے لیے ہر روز بعد نماز فجر ساٹھ (60) بار اور بعد نماز عصر تین بار اور بعد نماز عشاء تین (3) بار وِرد رکھے۔

4۔ دشمنوں، ظالموں، حاسدوں اور حاکموں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے غم و غربت دور کرنے کے لیے چالیس متواتر شب بعد نماز عشاء اکتالیس (41) بار پڑھے۔

5- روزی میں برکت کے لیے سات بار بعد نماز فجر ہمیشہ وِرد رکھے۔

6- عقیمہ (بانجھ عورت) کے لیے 21 فرموں (چھوہاروں) پر سات سات (7.7) بار دم کر کے ایک خرما (چھوارا) روز کھلا دے اور بعد حیض طہر (یعنی پاکی کے ایام میں) ہمبستر ہو بفضل خدا عزوجل نیک فرزند پیدا ہو گا۔

7- اگر حاملہ پر خُلَلْ (یعنی تکلیف ہو تو سات (7) دن برابر سات (7) مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائے ۔

8۔ اسے واسطے مواصلات طالب و مطلوب (جائز محبت مثلاً میاں بیوی میں محبت) اور ہر مقصود کے لیے آدھی

رات کے بعد باوضو ہوکر چالیس (40) بار صدق ویقین کے ساتھ پڑھے ان شاء اللہ عزوجل مطلوبِ دلی حاصل ہوگا۔

﴿درود تاج شریف﴾

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ؕ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ؕ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ؕ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ؕ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِى الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ؕ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ ؕ شَفِيْعِ الْاُمَمِ ؕ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ؕ وَ اللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَ جِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَ الْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَفَوْقَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ أَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةِ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

ترجمہ:

اے اللہ! عزوجل رحمت فرما ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، تاج و معراج والے، بُراق اور بلندی

والے پر، بلیات ووَباء، قحط ومرض، دُکھ اور مصیبت کے دور کرنے والے پر، جن کا اسم گرامی لکھا ہوا ہے، بلند ہے اور اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ جڑا ہوا ہے، لوح محفوظ اور قلم میں رنگ آمیزی کیا ہوا ہے، عرب اور عجم کے سردار، جن کا جسم مبارک ہر عیب سے مبرا، خوشبو کا منبع، انتہائی پاکیزہ، نور علی نور، اپنے گھر اور حرم میں (ان تمام احوال کے ساتھ آج بھی موجود ہے) صبح کے روشن اور خوشنما سورج، چودھویں رات کے چاند، بلندی کے ماخذ، ہدایت کے نور، مخلوق کی جائے پناہ، تاریکیوں کے چراغ، بہترین خلق وعادات والے، اُمتوں کی شفاعت کرنے والے، سخاوت اور کرم کے والی پر درود وسلام، اور اللہ عزوجل ان کا محافظ ہے، جبریل امین خادم ہیں، اور بُراق سواری ہے، معراج ان کا سفر ہے، اور سدرۃ المنتہی سے بھی اوپر ان کا مقام ہے اور قاب قوسین (کمال قرب الٰہی) ان کا مطلوب ہے اور مطلوب یعنی کمال قرب الٰہی وہی مقصود ہے اور مقصود حاصل ہو چکا ہے تمام رسولوں کے سردار، تمام انبیاء کے بعد آنے والے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے، مسافروں اور اجنبیوں کے غمگسار، تمام جہانوں پر رحم فرمانے والے، عاشقوں کی راحت اور مشتاقوں کی مراد، جملہ ہائے عارفوں کے سورج، سالکوں کے چراغ، مقربین کی شمع، فقیروں پردیسیوں اور مسکینوں اور یتیموں سے محبت والفت رکھنے والے، جنات اور انسانوں کے سردار، حرم مکہ اور حرم مدینہ کے نبی، قاب قوسین کی نوید والے، مشرقوں اور مغربوں کے رب کے حبیب، امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے نانا، ہمارے آقا، جملہ جن وانس کے والی، یعنی ابوالقاسم محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کے نور میں سے عظمت ورفعت والے نور پر دُرود وسلام، ان کے نور جمال کے عاشقو! خوب صلاۃ وسلام بھیجو ان کی ذات والا صفات پر اور ان کی آل واصحاب پر۔

﴿درود تُنَجِّینا شریف کی فضیلت﴾

علامہ ابن فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الفجر المنیر میں اس درود شریف کے بارے میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

پارسا شیخ موسی ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ بذریعہ کشتی سمندری سفر پر روانہ ہوئے، راستے میں شدید طوفان نے آلیا جسے اقلابیہ (الٹ پلٹ کر دینے والا) کہتے ہیں۔ بہت کم لوگ ہیں جو اس طوفان میں پھنس کر ڈوبنے سے بچتے ہیں، لوگ ڈوبنے کے خوف سے چیخ وپکار کرنے لگے، مجھے نیند آ گئی، خواب میں نبی اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالی علیہ الہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

کشتی والوں کو کہو کہ وہ ایک ہزار بار یہ درود شریف

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنَجِّیْنَا بِہٖ
سے لے کر بعدَ المَمَاتِ تک پڑھیں۔میں بیدار ہوا اور کشتی والوں کو خواب بیان کیا۔ہم نے مل کر تین سو مرتبہ ہی پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے طوفان سے نجات عطا فرما دی۔

(مطالع المسرات صفحہ ۱۷۴)

شیخ مجد الدین فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ قاموس نے، شیخ حسن بن علی اسوانی کے حوالے سے بیان کیا کہ جو شخص یہ درود پاک (درود تنجینا) کسی بھی مشکل، آفت یا مصیبت میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس مشکل کو آسان فرما دے گا اور اس کا مقصد پورا فرما دے گا۔

(مطالع المسرات صفحہ ۳۸)

﴿درود تُنَجِّیْنَا شریف﴾

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالآفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ

الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جمِیعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا أَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا أَقْصَی الْغَایَاتِ

مِنْ جَمِیعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔
ترجمہ: اے اللہ عزوجل سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی رحمت نازل فرما کہ تو ان کے سبب ہمیں تمام خوفوں اور آفتوں سے نجات دے اور ان کے سبب تو ہماری تمام حاجتوں کو پورا فرما اور ان کی بدولت تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر دے اور ان کے ذریعے تو ہمیں بلند درجات پر فائز فرما دے اور ان کی برکت سے تو ہمیں تمام نیکیوں کی آخری انتہا تک پہنچا دے، زندگی میں اور موت کے بعد اور بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿شفائے امراض کے لئے مجرب عمل﴾

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

باوضو مریض کو لکھ کر دیں کہ زبان سے چاٹ لے یا پانی میں گھول کر پلا دیں۔شفاء ہونے تک یہ عمل برابر کرتے رہیں باذن اللہ موت کے سوا ہر مرض کو مفید ہے۔

﴿درود ماهی﴾

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کنارے وضو کر رہے تھے کہ ایک مچھلی آئی اور اُس نے یہ دُرود شریف پڑھا انہوں نے دریافت کیا کہ اسے کس سے سیکھا اس مچھلی نے جواب دیا کہ ایک دفعہ دریا کے کنارے پر میں نے ایک فرشتہ کو پڑھتے سنا اور یاد کر لیا اُسی روز سے ہر آفت و بلا سے محفوظ ہوں۔

(اعمال رضا ۱۳۸)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَائِقِ وَأَفْضَلِ الْبَشَرِ وَ شَفِيعِ الْأُمَمِ يَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ

وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَّكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ

مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَصَلِّ عَلٰى كُلِّ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَعَلٰى

عِبَادِ اللّٰهِ الصَّلِحِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا بِرَحْمَتِكَ وَبِفَضْلِكَ وَبِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْاَكْرَمِينَ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا قَدِيمُ يَا دَآئِمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا وَتْرُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَ

لَمْ يَكُن لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆-----☆

﴿صحابہ کرام کا مقام اور اس کے تقاضے﴾

دینِ اسلام کا منبع اور سرچشمہ وحیِ الٰہی ہے، جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی، خواہ وہ وحیِ الٰہی قرآن کریم کی صورت میں ہو یا سنتِ رسول اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وحیِ الٰہی اور دینِ اسلام کو لینے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ ہی نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسی مقدس جماعت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت، تعلیم اور تلقین کے لیے منتخب فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اسلام اور شریعتِ اسلام میں خاص مقام ہے۔ یہ ایک ایسی مقدس جماعت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور عام اُمت کے درمیان اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ایک واسطہ ہے۔ اس واسطہ کے بغیر نہ اُمت کو قرآن کریم ہاتھ آسکتا ہے، نہ قرآن کریم کے وہ مضامین جن کو قرآن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بیان پر یہ کہہ کر چھوڑا ہے:

”لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ إِلَيْهِمْ“ (النحل: ۴۴) ۔۔۔۔”

آپ بیان کریں لوگوں کے لیے وہ چیز جو آپ کی طرف نازل کی گئی۔“

اور نہ ہی رسالت اور اس کی تعلیمات کا کسی کو اس واسطہ کے بغیر علم ہو سکتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو دنیا کی ہر چیز حتیٰ کہ اپنی آل اولاد اور اپنی جان و مال سے زیادہ عزیز رکھتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو اپنی جانیں قربان کر کے دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے ارشاد فرمایا:

۱:- ”وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ، أُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ۔“ (الحجرات:۷)

ترجمہ کنزالایمان: ”لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اُسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔“

۲:- ”أُولٰئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔“ (المجادلة: ۲۲)

ترجمہ: ”یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔“

۳:-"وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔" (التوبة:۱۰۰)

ترجمہ:"اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو(پیروی کرنے والے) ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔"

۴:-"فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا۔" (البقرة:۱۳۷)

ترجمہ:"پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پا گئے۔"

۵:-"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔"(آل عمران:۱۱۰)

ترجمہ:"تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔"

۶:-"وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا۔"(البقرة:۱۴۳)

ترجمہ:"اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل۔"

آیت:۵اور۶کے اصل مخاطب اور پہلے مصداق صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

۷:-"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ۔" (الفتح:۲۹)

ترجمہ:"محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔"

اس آیت میں "وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ" عام ہے،اس میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں،اس میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تزکیہ اور ان کی مدح وثنا خود مالکِ کائنات کی طرف سے آئی ہے۔

۸:-"يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ۔" (التحريم:۸)

ترجمہ:"جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو۔"

۹:-"قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ أَدْعُوْا إِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ۔" (يوسف:۱۰۸)

ترجمہ:"تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں

رکھتے ہیں۔''

۱۰:- ''وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى۔'' (الحديد:۱۰)

ترجمہ:''اوران سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''إِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ فِيْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهٖ، فَابْتَعَثَهٗ بِرِسَالَتِهٖ، ثُمَّ نَظَرَ فِيْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهٖ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهٖ يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى دِيْنِهٖ، فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سَيِّئٌ۔'' (مسند احمد، رقم الحديث:۳۴۶۸)

''اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کو ان سب قلوب میں بہتر پایا، ان کو اپنی رسالت کے لیے مقرر کر دیا، پھر قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دوسرے قلوب پر نظر فرمائی تو اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلوب کو دوسرے سب بندوں کے قلوب سے بہتر پایا، ان کو اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صحبت اور دین کی نصرت کے لیے پسند کر لیا۔''

۲:- امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''مَنْ كَانَ مُتَأَسِّيًا فَلْيَتَأَسَّ بِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّهُمْ أَبَرُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قُلُوْبًا وَأَعْمَقُهَا عِلْمًا وَأَقَلُّهَا تَكَلُّفًا وَأَقْوَمُهَا هَدْيًا وَأَحْسَنُهَا حَالًا، قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ بِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَإِقَامَةِ دِيْنِهٖ، فَاعْرِفُوْا لَهٗ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْا آثَارَهُمْ، فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ۔'' (شرح السفاريني للدرة المنيفة، ج:۱، ص:۱۲۴)

''جو شخص اقتداء کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کرے، کیونکہ یہ حضرات ساری اُمت سے زیادہ اپنے قلوب کے اعتبار سے پاک، اور علم کے اعتبار سے گہرے اور تکلف و بناوٹ سے دور اور عادات کے اعتبار سے معتدل، اور حالات کے اعتبار سے بہتر ہیں۔ یہ وہ قوم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور دین کی اقامت کے لیے پسند فرمایا ہے۔ تو تم ان کی قدر پہچانو اور اُن کے آثار کا اتباع

کرو، کیونکہ یہی لوگ مستقیم طریق پر ہیں۔''

۳:-حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا:

''اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِيْ أَصْحَابِيْ، لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ أٰذَاهُمْ فَقَدْ أٰذَانِيْ وَمَنْ أٰذَانِيْ فَقَدْ أٰذَى اللّٰهَ، وَمَنْ أٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَّأْخُذَهٗ۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۲۲۵

''اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے معاملے میں، میرے بعد ان کو (طعن و تشنیع کا) نشانہ نہ بناؤ، کیونکہ جس شخص نے ان سے محبت کی تو میری محبت کے ساتھ ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کے ساتھ ان سے بغض رکھا، اور جس نے ان کو ایذاء پہنچائی اس نے مجھے ایذاء پہنچائی، اور جس نے مجھے ایذاء دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذاء پہنچائی، اور جو اللہ کو ایذاء پہنچانا چاہتا ہے تو قریب ہے کہ اللہ اس کو عذاب میں پکڑ لے گا۔''

۴:-حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ رضی اللہ عنہ فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۲۲۵)

''جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہتے ہیں تو تم ان سے کہو: خدا کی لعنت ہے اس پر جو تم دونوں (یعنی صحابہ اور تم) میں سے بدتر ہیں۔''

ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں بدتر وہی ہے جو اُن کو برا کہنے والا ہے۔ اس حدیث میں صحابی کو برا کہنے والا مستحقِ لعنت قرار دیا گیا ہے۔

۵:-علامہ سفارینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع ہے کہ ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو پاک صاف سمجھے، ان کے لیے عدالت ثابت کرے، ان پر اعتراضات کرنے سے بچے، اور ان کی مدح و توصیف کرے، اس لیے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنی کتابِ عزیز کی متعدد آیات میں ان کی مدح و ثنا کی ہے۔ اس کے علاوہ اگر اللہ اور

اس کے رسول سے صحابہؓ کی فضیلت میں کوئی بات منقول نہ ہوتی تب بھی ان کی عدالت پر یقین اور پا کیزگی کا اعتقاد رکھنا اور اس بات پر ایمان رکھنا ضروری ہوتا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ساری اُمت کے افضل ترین افراد ہیں، اس لیے ان کے تمام حالات اسی کے مقتضی تھے، انہوں نے ہجرت کی، جہاد کیا، دین کی نصرت میں اپنی جان و مال کو قربان کیا، اپنے باپ بیٹوں کی قربانی پیش کی، اور دین کے معاملے میں باہمی خیر خواہی اور ایمان ویقین کا اعلیٰ مرتبہ حاصل کیا۔ (عقیدہ سفارینی، ج:۲، ص:۳۳۸)

۶:- امام ابوزرعہ عراقی جو امام مسلم کے بڑے اساتذہ میں سے ہیں، ان کا یہ قول نقل کیا ہے:

"إذا رأيت الرجل ينتقص أحدا من أصحاب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فاعلم أنهٗ زنديق وذٰلك أن القرآن حق، والرسول حق، وماجاء بهٖ حق، وما أدّٰى ذٰلك إلينا كلهٗ إلا الصحابة رضي الله عنهم، فمن جرحهم إنما أراد إبطالَ الكتاب والسنة، فيكون الجرح به أليق، والحكم عليه بالزندقة والضلال أقوم وأحق۔" (ج:۲، ص:۳۸۹)

''جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) میں سے کسی کی بھی تنقیص کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے، اس لیے کہ قرآن حق ہے، رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حق ہے، جو تعلیمات آپ لے کر آئے وہ حق ہیں، اور یہ سب چیزیں ہم تک پہنچانے والے صحابہؓ کے سوا کوئی نہیں، تو جو شخص ان کو مجروح کرتا ہے وہ کتاب وسنت کو باطل کرنا چاہتا ہے، لہٰذا خود اس کو مجروح کرنا زیادہ مناسب ہے، اور اس پر گمراہی اور زندقہ کا حکم لگانا زیادہ قرینِ حق وانصاف ہے۔''

ان آیات اور احادیث میں صرف یہی نہیں کہ اصحابِ رسول کی مدح وثناء اور ان کی رضوانِ الٰہی اور جنت کی بشارت دی گئی ہے، بلکہ اُمت کو ان کے ادب واحترام اور ان کی اقتداء کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ ان میں سے کسی کو برا کہنے کی سخت وعید فرمائی ہے، ان کی محبت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، ان سے بغض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض قرار دیا گیا ہے۔ لھذا اکثر لوگ اپنے بغض وعناد کی وجہ سے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے جو آپس میں معاملات ہوئے ان کو اپنے ناقص سوچ میں رکھ کر صحابہ واہلبیت کے خلاف جسارت کرتے ہیں خصوصاً حضرت امیر المؤمنین امیر معاویہ رضی اللہ کے بارے بہت زیادہ بکواسات کرتے ہیں۔ تاہم سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہ اور اقوال بزرگان دین رحمہم

اللہ علیہم اجمعین تبرکاً نقل کرتے ہیں۔

{فضائلِ کاتب وحی ،حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم}

غلام تو آقا کی عنایتوں اور احسانات کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی تعریف و مدح میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا لیکن غلام کا امتیازی وَصف تو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں پر آقا دادِ تحسین دے کر سَراہے، اس کے لیے اپنے خصوصی جذبات کا اظہار کرے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شمار بھی ان صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے جنہیں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے پروانہ محبت بھی عطا ہوا اور علم و حلم اور ہدایت یافتہ ہونے کی بیش قیمت دعائیں بھی عطا ہوئیں۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق فرامینِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقینا ہمارے ایمان وعقیدے کی تازگی اور دل و دماغ کو مُعطر کرنے کا سبب بنیں گے۔

﴿ھادی و مھدی بنادے﴾

حضرت سیّدنا عبدالرحمن بن ابی عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا وَاھْدِبِہٖ﴾

یعنی اے اللہ عزوجل ! انہیں (یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو) ہادی (ہدایت دینے والا) مہدی (ہدایت یافتہ) بنادے اور ان کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔

(سنن ترمذی، جلد ٦، ص ١٦٩، دار العرب اسلامی بیروت، سنۃ النشر ١٩٩٨)

﴿ابن حجر مکی کا تبصرہ﴾

حضرت سیّدنا امام احمد بن حجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی (المتوفی ٩٧٤ھ) اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اس دعا میں غور کیجیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی اُمت کے حق میں خاص طور پر کی جانے والی دعائیں بارگاہ الٰہی عزوجل میں اتنی مقبول ہیں کہ رد کیے جانے کا امکان تک نہیں، یہ نکتہ بھی ذہن میں رکھیے کہ اللہ عزوجل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی یہ دعا حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اس طرح قبول فرمائی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مہدی (ہدایت یافتہ) اور لوگوں کے لیے ہادی بنایا اور یہ دونوں صفات جس میں جمع ہوجائیں تو کس طرح اس

شخصیت کے بارے میں بدگو اور بغض وعنا رکھنے والوں کے اقوال کی جانب دھیان دیا جا سکتا ہے؟

(تطہیر الجنان واللسان عن الحظور والتفوہ بثلب سیدنا معاویہ بن ابی سفیان ص ۸۹ ۳ النوریہ الرضویہ پاکستان)

شاہ ولی اللہ کا تبصرہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدایت یافتہ اور ذریعہ ہدایت فرمایا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم تھا کہ یہ مسلمانوں کے خلیفہ بنیں گے۔

(ازالۃ الخفاء، مقصد اول، فصل پنجم، بیان فتن، ۱/ ۵۷۶)

کتاب وحکمت سکھادے

حضرت سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! معاویہ کو کتاب کا علم اور حکمت سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

(معجم کبیر، مسلمہ بن مخلد، ۱۹/ ۴۳۹، حدیث ۱۰۶۶)

دنیا وآخرت میں مغفرت یافتہ

اُمُّ المومنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس جلوہ فرما تھے، کسی نے دروازے پر دستک دی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دیکھو کون ہے؟ عرض کی: معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہیں بلالو، حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کان پر قلم رکھا ہوا تھا جس سے آپ کتابت فرمایا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معاویہ! تمہارے کان پر قلم کیسا ہے؟

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس قلم کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تیار رکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل تمہارے نبی کی طرف سے تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے، میری خواہش ہے کہ تم صرف وحی کی کتابت کیا کرو اور میں ہر چھوٹا بڑا کام اللہ عزوجل کی وحی سے ہی کرتا ہوں، تم کیسا محسوس کرو گے جب اللہ عزوجل تمہیں پوشاک پہنائے گا؟ یعنی خلافت عطا فرمائے گا۔ (یہ بات سن کر) حضرت سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اٹھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بیٹھ کر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا

اللہ عزوجل میرے بھائی کو خلافت عطا فرمائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! لیکن اس میں آزمائش ہے، آزمائش ہے، آزمائش ہے۔ اُم المومنین حضرت سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ان کے لیے دعا فرمادیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی:

﴿اَللّٰھُمَّ اھْدِہٖ بِالْھُدٰی، وَجَنِّبْہُ الرَّدٰی، وَغْفِرْ لَہٗ فِی الْآخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی﴾
یعنی اے اللہ عزوجل معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدایت پر ثابت قدمی عطا فرما، انہیں ہلاکت سے محفوظ فرما اور دنیا و آخرت میں ان کی مغفرت فرما۔

(المعجم الاوسط للطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ، ص ۲۳۲، ج ۲، الناشر: دار الحرمین القاھرہ)

﴿اسے علم وحلم سے بھر دے﴾

حضرت سیدنا وحشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
ایک بار حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم سے مَس ہو رہا ہے؟ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرا پیٹ۔ نبی کریم رؤوف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا فرمائی: اے اللہ عزوجل اسے علم وحلم سے معمور فرما دے۔

(خصائص کبریٰ، ذکر المعجزات، فی اجابۃ الدعوات، ۲/ ۲۹۳)

﴿اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاویہ سے محبت کرتے ہیں﴾

ایک روز نبی رحمت، شفیعِ اُمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ المومنین حضرت سیّدتنا اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمُّ المومنین حضرت سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اپنے بھائی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بالوں میں کنگھی کرتے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم معاویہ سے محبت کرتی ہو؟ عرض کی: ''یہ میرے بھائی ہیں، ان سے محبت کیوں نہ ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔

(تاریخ ابن عساکر، معاویہ بن صخر، ۵۹/ ۸۹)

﴿ہیں جبریل علیہ السلام کے بھی پیارے امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ﴾

حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اُمُّ المومنین حضرت سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ چار پائی پر سو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

یہ کون ہے؟

سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ میرے بھائی معاویہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ان سے محبت کرتی ہو؟ سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی:

یقیناً میں ان سے محبت کرتی ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان سے محبت کرو، بے شک میں معاویہ سے محبت کرتا ہوں اور اُس شخص سے بھی محبت کرتا ہوں جو معاویہ سے محبت رکھتا ہے اور

جبریل و میکائیل علیہما السلام بھی معاویہ سے محبت رکھتے ہیں،

اے اُمِّ حبیبہ!

اللہ عزوجل جبریل و میکائیل علیہما السلام سے بھی بڑھ کر معاویہ سے محبت فرماتا ہے۔''

(تاریخ ابن عساکر، معاویہ بن صخر، ۵۹/ ۸۹)

﴿معاویہ ! تم مجھ سے ہو﴾

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

ایک روز نبی کریم، رؤوف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابھی تمہارے درمیان ایک شخص آئے گا وہ جنتی ہے تو حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے۔

پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

معاویہ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو انگلیاں (درمیانی اور اس کے ساتھ والی) ملا کر فرمایا: تم جنت کے دروازے پر میرے ساتھ اس طرح ہو گے۔

(الشریعہ للآجری، الجزء الثالث وعشرون، کتاب فضائل معاویہ۔۔۔ الخ، بشارۃ النبی۔۔۔ الخ، حدیث ۱۹۲۵)

﴿عمومی فضلیت میں خصوصی اعزاز﴾

حضرت سیّدتنا اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا: میری اُمت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا، ان (مجاہدین)

کے لیے (جنت) واجب ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب ما قیل فی قتال روم، حدیث ۲۹۲۴)

﴾سیدنا مہلب رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ﴿

حضرت سیّدنا مُہلب رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:

اس روایت سے حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے سمندری راستے سے پہلا جہاد کیا تھا، جس کی اللہ عزوجل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں بشارت دی تھی اور جن لوگوں نے حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پرچم تلے جہاد کیا تھا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوّلین قرار دیا، علماء سیرت نے لکھا ہے کہ یہ مجاہدین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھے۔ حضرت سیّدنا زبیر بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امیر المومنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی قیادت کرتے ہوئے قبرص میں جہاد کیا تھا اور حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت سیّدتنا اُم حرام رضی اللہ عنہا بھی ان کے ساتھ تھیں۔ جب وہ سمندری سفر سے واپسی میں بحری جہاز سے اتریں تو خچر پر سوار ہوئیں اور اس سے گر کر شہید ہو گئیں۔ ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوہ اٹھائیس ہجری میں ہوا تھا۔

(شرح ابن بطال، کتاب الجہاد والسیر، باب الدعاء بالجہاد والشہادة۔۔۔الخ تحت الحدیث، ۲۹۲۴)

﴾میں علی سے محبت کرتا ہوں﴿

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق، حضرت سیّدنا عثمان غنی اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم تشریف لائے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے معاویہ! کیا تم علی سے محبت کرتے ہو؟

معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اللہ عزوجل کے لئے ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔ آقائے جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بے شک عنقریب تم دونوں کے درمیان آزمائش ہوگی۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کے بعد کیا ہوگا؟ شفیعِ اُمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: (اس کے بعد) اللہ عزوجل کی معافی، اس کی رضامندی اور جنت میں داخلہ۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

ہم اللہ عزوجل کے فیصلے پر راضی ہیں اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقْتَتَلُوْا، وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ

ترجمہ: کنزالایمان: اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے۔

(تاریخ ابن عساکر، معاویہ بن صخر، ۵۹/ ۱۳۹)

امیر معاویہ جنتی ہیں

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ دوسرے دن پھر ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، تو پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ تیسرے دن بھی یہی ارشاد فرمایا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہی حاضر ہوئے۔

(شرح اصول اعتقاد اہلسنۃ، سیاق ماروی عن النبی فی فضائل ابی عبدالرحمٰن معاویہ ابی سفیان، رقم ۲۷۷۹)

فضائلِ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ بزبانِ صحابہ واھل بیت رضی اللہ عنہم

کسی شخصیت کی پہچان کا ذریعہ اس کے زمانے کے لوگوں کے تاثرات بھی ہوتے ہیں کیوں کہ ان ہی لوگوں کے سامنے اس شخصیت کے صبح وشام، خلوت وجلوت ہوتے ہیں اور انہی کو دیکھ کر وہ کوئی اچھی یا بری رائے قائم کرتے ہیں جسے سند کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ صحابہ اکرام واہلبیت علیھم الرضوان کی حق گوئی تو یقینا بے مثال ہے لہذا ان نفوس قدسیہ سے کسی لالچ یا دنیوی مفاد کی بنا پر کسی کی تعریف کرنے کا ادنیٰ سا گمان بھی ہمارے ایمان کے لیے بے حد خطرناک ہے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں صحابہ کرام واہلبیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے فرامین آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم المرتبت ہونے کی ایک اور روشن دلیل ہیں۔

چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں صحابہ کرام واہلبیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے اقوال ملاحظہ فرمایئے:

﴿حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والے﴾

فاتحِ مصر حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔

(تاریخ ابن عساکر، معاویہ بن صخر ۵۹/۱۶۱)

﴿ایسا سردار نہیں دیکھا﴾

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جیسا کوئی سردار نہیں دیکھا۔ (معجم کبیر، ومما اسند عبداللہ بن عمر۔۔۔الخ، حدیث ۱۳۴۳۲)

﴿نماز میں سب سے زیادہ مشابہ﴾

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو۔

(مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی معاویۃ، حدیث ۱۵۹۲۰)

﴿حکومت معایہ کو بُرا نہ سمجھو﴾

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جنگِ صِفّین سے واپسی پر فرمایا:

حضرت معایہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو برا نہ سمجھو، اللہ عزوجل کی قسم!

جب وہ نہیں ہوں گے تو سر کٹ کٹ کر اندرائن (ایک پھل جو دیکھنے میں خوبصورت مگر سخت کڑوا ہوتا ہے) کے پھلوں کی طرح زمین پر گریں گے۔

(سیر اعلام النبلاء، معاویہ بن ابی سفیان، ۴/ ۳۰۲)

﴿وہ صحابیٔ رسول اور فقیہ ہیں﴾

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جن الفاظ میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدح فرمائی ہے ان سے آپ رضی اللہ عنہ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

چنانچہ ایک موقع پر آپ کی فقاہت کا اعتراف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

حضرت معاویہ فقیہ ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب ذکر معاویہ، حدیث ۳۷۶۵)

مناسب ترین شخصیت

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے (خلفائے راشدین کے بعد) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ حکومت کے مناسب کوئی نہیں دیکھا۔

(مصنف عبدالرزاق، الجامع للامام معمر، باب ذکر الحسن، حدیث ۲۱۱۲۵۱)

امیر معاویہ جنتی ہیں

حضرت سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں اریحا کے ایک ایسے گرجا میں قیلولہ کررہا تھا کہ جو اَب مسجد میں تبدیل ہو چکا ہے۔

میں اچانک گھبرا کر اُٹھ کر بیٹھ گیا میں نے دیکھا وہاں ایک شیر موجود تھا جو میری جانب بڑھ رہا تھا، میں نے ہتھیار اٹھانے کا ارادہ کیا تو شیر نے کہا:

رُک جایئے!

میں تو آپ کو ایک پیغام دینے آیا ہوں۔

میں نے پوچھا: تجھے کس نے بھیجا ہے؟

شیر نے کہا: اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ کو خبر دوں کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ میں نے پوچھا: کون معاویہ؟

تو شیر نے کہا: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

(معجم کبیر، من اسمہ معاویہ، حدیث ۶۸۶)

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے لکھنے والے

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے بیٹھ کر لکھا کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی معاویہ، حدیث ۱۵۹۲۴)

﴿ایسی حکومت کوئی نہیں کرے گا﴾

حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جیسی حکمرانی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کی ہے ویسی حکومت اس اُمت کا کوئی بھی فرد نہیں کرے گا۔

(طبقات ابن سعد، معاویہ بن ابی سفیان، ۲۰/۶)

﴿امیر معاویہ کا ذکر خیر سے ہی کرو﴾

حضرت سیدنا عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ

یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر صرف خیر و بھلائی سے ہی کرو۔

(ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاویہ بن ابی سفیان، حدیث ۲۹۶۹)

﴿سب سے زیادہ حلیم و بردبار﴾

ایک موقعے پر حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم و بردبار تھے۔

(السنۃ للخلال، ذکر ابی عبدالرحمٰن،،،، الخ، ۱/ ۴۴۳، رقم ۶۸۱)

(دیگر بزرگان دین کے فرامین)

﴿آپ کا بے مثال عدل و انصاف﴾

حضرت سیدنا امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے عدل و انصاف کا ذکر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

کاش! آپ لوگ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھ لیتے۔

لوگوں نے عرض کی: "کیا آپ اُن کے علم کی بات کر رہے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا نہیں خدا عزوجل کی قسم! اُن کے عدل کی بات کر رہا ہوں۔" (یعنی آپ رضی اللہ عنہ کا عدل و انصاف بھی بے مثال تھا)۔

(السنۃ للخلال، ذکر ابی عبدالرحمٰن،،،، الخ، ۱/ ۴۳۷، رقم ۶۶۷)

﴿اگر تم سیدنا امیر معاویہ کو دیکھ لیتے﴾

حضرت سیدنا مجاہد علیہ رحمۃ اللہ الواحد نے فرمایا: اگر تم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے یہ مہدی یعنی ہدایت یافتہ ہیں۔

(السنۃ للخلال، ذکر ابی عبد الرحمٰن،،،،،، الخ، ۱/ ۴۳۸، رقم ۶۶۹)

﴿طعن کی جرات﴾

حضرت سیدنا امام ابونوبہ ربیع بن نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان پردہ ہیں جو یہ پردہ چاک کرے گا وہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اعتراضات کرنے میں جری ہو جائے گا۔

(البدایہ والنہایہ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویہ، ۵/ ۶۴۳)

﴿شاتم صحابی کو سزا﴾

حضرت سیدنا ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے والے کے علاوہ کسی اور کو بھی کوڑے لگائے ہوں۔

(شرح اصول اعتقاد اہلسنت، باب جماع فضائل صحابہ، سیاق ماروی عن السلف فی اجناس العقوبات۔۔۔ الخ، رقم: ۲۳۸۵)

﴿تابعی کا صحابی سے مقابلہ کرتے ہو؟﴾

حضرت سیدنا معافی بن عمران رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں کسی نے سوال کیا:

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ؟ یہ سوال سنتے ہی آپ کے چہرے پر جلال کے آثار نمودار ہوئے اور نہایت سختی سے ارشاد فرمایا:

کیا تم ایک تابعی کا صحابی سے مقابلہ کرتے ہو؟

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی آپ کے سسرالی رشتہ دار، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب اور اللہ عزوجل کی طرف سے عطا کردہ وحی کے امین تھے۔

(البدایہ والنہایہ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویہ، ۵/ ۶۴۳)

﴿حقوق پورا کرنے والے خلیفہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، حضرت سیدنا احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارے میں علامہ اقبال فرما گئے ''گردن نہ جھکی جن کی جہانگیر کے آگے'' کا فرمان ہے:

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے میں خلیفہ عادل ہیں۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب صد و پنجاہ و یکم، ۱/۸۵)

﴿ایک سید صاحب کا واقعہ﴾

آپ کے خلیفہ کاشف حقائق علامہ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف ''حضرات القدس'' میں ایک پُر ذوق واقعہ لکھا ہے۔ جنانچہ آپ فرماتے ہیں:

ایک سید صاحب نے بتایا کہ مجھے حضرت امیر علی کرم اللہ وجہ الکریم سے جنگ کرنے ولوں سے اور بالخصوص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہت اعراض تھا۔ ایک رات حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اس میں یہ عبارت پڑھی:۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے کے برابر قرار دیا۔'' اس عبارت سے میں آزردہ ہو گیا اور میں نے مکتوبات کو زمین پر ڈال دیا اور سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ بہت غصے کی حالت میں تشریف لائے اور میرے دونوں کان اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر فرمایا: اے طفلِ نادان تُو ہماری تحریر پر اعتراض کرتا ہے اور ہمارے کلام کو زمین پر پھینکتا ہے۔ اگر تو ہماری بات پر یقین نہیں رکھتا تو چل، تجھے حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں لے چلوں۔ آپ پھر اسی طرح کشاں کشاں مجھے ایک باغ میں لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ وہاں ایک عمارت میں تشریف رکھتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اس بزرگ کے آگے تواضع کی اس بزرگ نے بہت خوشی کا اظہار کیا حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے میری بات اس بزرگ کو بتائی، پھر مجھ سے فرمایا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف رکھتے ہیں۔ سنو کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔ میں نے سلام کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''خبردار، ہزار بار خبردار، کبھی بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اپنے دل میں بغض نہ رکھنا اور ان کے عیب زبان پر مت لانا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں اور ہمارے بھائی (صحابہ کرام) ہی جانتے ہیں کہ ہم لوگ کس بات کو حق سمجھ کر اعراض کر رہے تھے۔ پھر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کی بات کا انکار مت کرنا۔''

اس خواب کے دیکھنے والے راوی (سید صاحب) نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس نصیحت کے باوجود

میرا دل ان بزرگوں کی بابت کدورت سے صاف نہیں ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس شخص کا دل اب بھی صاف نہیں ہوا ہے۔ اس کو تھپڑ لگائیں۔ پھر حضرت مجدد رحمۃ اللہ عنہ نے پوری قوت سے میری گدّی پر تھپڑ مارا۔ تو اُسی وقت میرا دل اس کدورت سے صاف ہو گیا اور مجھے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے کلام سے عقیدت اور محبت پیدا ہو گئی۔

(حضرات القدس اردو، علامہ بدرالدین سرہندی، صفحہ 185، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

﴿میری مغفرت فرمادی گئی﴾

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا حضرت سیدنا صدیق اکبر اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تشریف فرما ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا۔

میرے بیٹھتے ہی حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور آپ دونوں ایک گھر میں داخل ہوئے اور اس کا دروازہ بند ہو گیا میں نے دیکھا حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ تیزی سے یہ کہتے ہوئے گھر سے نکلے رب کعبہ کی قسم میرا فیصلہ ہو گیا ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے تیزی سے تشریف لائے اللہ عزوجل نے میری مغفرت فرمادی۔

(موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، رقم: ۱۲۴)

﴿زبان بند رکھی جائے﴾

حضرت پیران پیر روشن ضمیر حضرت سیدنا غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا علی المرتضی اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو اختلافات ہوئے انہیں اللہ عزوجل کی مشیت سمجھ کر زبان بند رکھی جائے۔

(الغنیۃ الطالبین، القسم الثانی، العقائد والفرق الاسلامیہ فی فضل امۃ محمدیۃ ۔۔۔ الخ ۔۱۶۱)

﴿اهل بیت کے خدمت گار﴾

حضرت سیدنا داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے ایسی محبت تھی کہ آپ کو بیش قیمت نذرانے پیش کرنے کے باوجود ان سے معذرت فرمایا کرتے:

فی الحال میں آپ رضی اللہ عنہ کی صحیح خدمت نہیں کر سکا، آئندہ مزید نذرانہ پیش کروں گا۔

(کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتهم من اہل البیت)

﴿جلیل القدر صحابی اور مجتهد﴾

استاذ العلماء علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نہایت جلیل القدر صحابی، نجیب اور مجتہد تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں کئی احادیث مروی ہیں۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بدگوئی اور بدزبانی کرنے پر ہمارے اکابرین حد درجہ جلال کا اظہار فرمایا کرتے ہیں۔

(النبراس، اختلف الفقہاء فی حکم من سب الصحابہ، صفحہ ۵۵۰)

﴿قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان﴾

قبلہ امیر المجاہدین فنافی خاتم النبیین

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولا حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے مینار پاکستان میں دو نومبر کانفرنس کے موقع پر گستاخان صحابہ کو منہ توڑ جواب دیتے ہوئے پنجابی میں جملہ فرمایا:

ڈھر ڈھر کتیو ہن صحابہ نوں بھوکن لگ پئے او

حضرت امیر معاویہ کے بارے میں انکار کرنیوالوں کے متعلق سوالات

سوال-1: کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابیت میں برابر ہیں؟

جواب: جی ہاں! دونوں بزرگ نفسِ صحابیت میں برابر ہیں۔

سوال-2: کیا دونوں فضیلت میں بھی برابر ہیں؟

جواب: جی نہیں! دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ صحابہ میں سے سب افضل چار یار ہیں۔ ان چاروں میں سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں

پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

پھر حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ

اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عام صحابہ میں سے ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت مولائے کائنات علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے شان ومرتبہ میں بابر سمجھنا گمراہی ہے۔

سوال-3: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار اور آپ کی ذات طبیہ پر لعن طعن کرنے والے شخص کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ایسا شخص گمراہ ہے۔ لہذا اللہ ورسول اور اس کے محبوب بندوں کے خلاف زبان کھولنے سے بچنا ضروری ہے۔

سوال-4: کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ پر تبراء کرایا کرتے تھے؟

جواب: جی نہیں! ایسا کوئی قول وفعل قرآن پاک اور حدیث شریف میں موجود نہیں۔ البتہ! اگر کوئی تاریخ سے یہ بات پیش کرے تو قرآن وحدیث کے مطابق ہوگی تو قبول کرلیں گے ورنہ چھوڑ دیں گے۔

سوال-5: جو امام صحابہ کرام علیہم الرضوان پر تنقید کرتا ہو اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا ہو کہ اگرچہ تنقید کرتے ہیں تو اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ ہم انکی تنقیص وتوہین کرتے ہیں۔ کیا ایسے عقائد والے امام کے پیچھے نماز درست ہے؟

زید کا عقیدہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تنقید کس حد تک درست نہیں؟

جبکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث ہے۔

ہماری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو اپنے اوپر لازم رکھو اور اسے دانتوں سے پکڑ لو۔

پھر ہم اسے تنقید کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ ہم اس کی تنقیص وتوہین کرتے ہیں تو کیا

اس تنقید کرنے والے پر خلاف سنت کا فتوی عائد نہیں ہوگا؟۔

براہ کرم مفصل و مدلل اطلاع فرمائیں تاکہ فتوی دیکھنے کے بعد آپس کا نفع دفع ہو۔

جواب: کسی پر تنقید کرنا اکثر اس کی توہین و تنقیص کو مستلزم ہوا کرتی ہے اور جو تنقید کا عادی بن جائے تو اس سلسلہ میں ایسی باتیں کہے گا جو توہین و تنقیص کو مستلزم ہوں گی۔ لہٰذا شخص مذکور فی السوال سے شان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اگر ایسی تنقیص اتفاقا صادر ہوگئی ہے تو اس پر توبہ لازم ہے اور پھر جب وہ ایسا آئندہ نہ کرے تو اسکی اقتدا میں کوئی حرج بھی نہیں۔ اور اگر وہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ایسی تنقیص کرنے کا عادی ہی ہوگیا ہو تو وہ تنقیص کنندہ شان صحابہ کا گستاخ و بے ادب ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے، اس کے ساتھ میل جول نہ رکھا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم و رسولہ اعلم

مدرسہ کا مختصر تعارف

یہ بات بدیہی ہے کہ مدرسہ اور مکتب کا وجود ایک مسلم معاشرے کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتاہے۔ جس طرح انسانی جسم کے قیام کا مدار ریڑھ کی ہڈی پر ہے،ٹھیک اسی طرح مسلم معاشرہ میں اسلامی تہذیب و تمدن ،اقتدار و روایات اور مذہبی تشخصات کے قیام و بقاء کا مدار بھی مدارس و مکاتب پر ہے۔ یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ مدرسے دین کے قلعے ہیں کہ انہی قلعوں میں ان جیالوں کی آبیاری کی جاتی ہے۔ آج سے تقریباً چودہ سال پہلے " دار العلوم جامعہ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ اکبر" کا قیام پاکان امت کے صدقے عمل میں آیا۔یہ ایک موریہ پل نزد مالواڈہ کمپلیکس، بیرون پیر ذکی گیٹ، سرکلر روڈ لاہور میں واقع ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب بچے علم دین کے نور سے منور ہو رہے ہیں۔دور دراز سے آنے والے بچوں کے لیے رہائش کی بھی سہولت موجود ہے۔اور کھانے پینے کا انتظام مدرسہ میں ہی کیا جاتا ہے۔ادارہ ہذا میں حفظ و ناظرہ، تجوید و قرأت اور درس نظامی کی کلاسز جید اور تجربہ کار اساتذہ کرام کی نگرانی میں جاری ہیں۔

جامعہ ہذا تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان سے ملحقہ ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اہلسنت کے تمام مدارس کو ترقی و کامیابی اور طلباء و اساتذہ کو اپنے اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے آمین ۔بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



اس کتاب کو بار کوڈ کے ذریعے انٹرنیٹ سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔